اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۳) مطبوعہ ۲۶ - اکتوبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ ا عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ۔ عہ ۲

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۔ عہ ۲

ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ؛

ایڈیٹوریل

پر جیسا کہ اُس وقت وہ ۔ جس کی پیدایش جسمانی تھی ۔ اُسے جس کی پیدایش روحانی تھی ستاتا تھا ۔ ویسا اب بھی ہوتا ہے ؛ گلاتیوں ۔ ۴ ۔ ۲۹ †

یہہ بات نہایت حیرت افزا ہے ۔ کہ دین محمدی ۔ جس میں بہ نسبت دیگر مذاہب دنیا کے یہودیت اور مسیحیت کی اکثر صداقتیں اور تعلیمات پائی جاتی ہیں ۔ اور جو اُن مذاہب کی کتب مقبولہ کے من جانب اللہ ہونے کا مُقر ہے ۔ اور انبیائے مسطورہ بائبل کو مرسلین من اللہ مانکر اُن کے تذکرے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ کرتا ہے ۔ وہی مسیحیت کا دنیا میں سب سے زیادہ دشمن ۔ اور اُس کا سخت ترین بدخواہ اور مخالف ہے ! زمانہائے ماضی سے قطع نظر کر کے ہم فی زماننا اِس امر کا تجربہ اور مشاہدہ کر رہے ہیں ۔ کہ اُس کو جس قدر خصومت و حسد مسیحیت کے ساتھ ہے ۔ اُس قدر کسی دیگر مذہب کے ساتھ نہیں ہے ؛ لیکن جب ہم اس کا باعث دریافت کرنا چاہتے ہیں تو کتب مقدسہ سے ہمیں صاف معلوم ہو جاتا ہے ۔ کہ اس کا باعث جسم اور روح کی مخالفت ہے ؛ "کیونکہ جسم کی خواہش روح کی مخالف ہے ۔ اور روح کی خواہش جسم کی مخالف ۔ اور یہہ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں" گلاتیوں ۵ ۔ ۱۷ ۔ اور فوراً وہ حیرت جو محمدیت کی دوست نما دشمنانہ باتوں پر غور کرنے سے واقع ہوتی ۔ دور ہو جاتی ہے ؛ اگرچہ یہہ مخالفت جسمانی اور روحانی انسانوں میں گناہ کے دنیا میں داخل ہونے کے وقت ہی سے ظہور میں آئی ۔ جیسا کہ قائن اور ہابیل کے حالات سے ظاہر ہے ۔ مگر ابراہیم خلیل اللہ کے دو بیٹوں اسمٰعیل اور اسحاق کی پیدایش کے وقت سے اس مخالفت کا اظہار زیادہ تر صاف اور واضح طور پر ہو گیا ؛ چنانچہ لکھا ہے ۔ کہ "ابرہام کے دو بیٹے تھے ۔ ایک لونڈی (ہاجرہ) سے ۔ دوسرا آزاد (سارہ) سے ۔ پر وہ جو لونڈی سے تھا جسم کے طور پر پیدا ہوا ۔ اور جو آزاد سے تھا سو وعدے کے طور پر" گلتیوں ۴ ۔ ۲۲ ۔ ان دونوں کی باہمی مخالفت کا بیان کتاب پیدایش کے ۲۱ ۔ ۹ میں یوں لکھا ہے :۔ "اور سرہ نے دیکھا ۔ کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جو وہ ابرہام سے جنی تھی ٹھٹھے مارتا ہے ۔ تب اُس نے ابرہام سے کہا ۔ کہ اس لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے ۔ کیونکہ اِس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہوگا" پس ابرہام نے نہ صرف سارہ کے کہنے سے ۔ بلکہ اِلٰہی حکم کے بموجب ہاجرہ اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کو پانی کی ایک مشک اور روٹی دیکر رخصت کر دیا ؛ وہ ایک وحشی آدمی تھا اور جیسا خدا نے فرمایا تھا اُس کا ہاتھ سب کے ۔ اور سب کے ہاتھ اُس کے برخلاف تھے ؛ پس اگر بانی اسلام اسمٰعیل کی نسل سے ہیں ۔ تو کچھ تعجب کی بات نہیں ۔ کہ اُن کے

† اس مضمون پر ہمارے معزز ناظرین میں سے اگر کوئی مفید و مدلل آرٹیکل لکھیں تو ہم بخوشی درج اخبار کرینگے (اڈیٹر)

پیرو مسیح اور اُس کے دینِ حقیقی کے ساتھ اپنی مخالفت ظاہر کریں۔ کیونکہ نبوت کا پورا ہونا ضرور ہے۔ مگر یہہ یاد رہے۔ کہ اُن کی یہہ مخالفت وخصومت جو راہِ حق اور زندگی کے ساتھ ہے۔ اُس کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ اس مخالفانہ طریق سے وہ خود اپنا نقصان کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہوگا۔ کیونکہ قوانینِ نیچر ہمیں سکھلاتے ہیں۔ کہ "پینے کی کیل پر لات مارنا" خود لات مارنے والے کے حق میں ضرر رساں ہوگا۔ جس کے مطابق سعدی شیرازی نے بھی لکھا ہے۔ "ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد" "ساعدِ سیمین خود را رنجہ کرد"

جبکہ محمدیت کی حق سے مخالفت کا یہہ حال ہے۔ جس کو کتبِ مقدسہ سے بہت کچھ روشنی وصداقت پہنچی ہے۔ تو مذہب ہنود کی مخالفت کا۔ جو اُن سے زیادہ تر روشن وفیض یاب نہیں ہوا۔ کیا حال ہونا چاہیئے؟ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بہ نسبت محمدیوں کے اہلِ ہنود مسیحیت کے زیادہ تر دشمن ومخالف نہیں ہیں۔ اور بیقین کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر کتبِ ہنود میں مسیح کی اس قدر تعریف وتوصیف بیان کی جاتی۔ جیسا کہ قرآن میں کی گئی ہے۔ کہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہے۔ اور اُس کی ولادت باکرامت اعجازی طور پر ہوئی ہے۔ اور اُس میں احیاء الموتیٰ وغیرہ معجزات کی قدرت تھی۔ تو اگر وہ فوراً مسیح کو قبول نہ کر لیتے۔ تو بھی اُس سے اور اُس کے پیروؤں سے بہ نسبت حال کے زیادہ تر الفت ومحبت رکھتے۔ اور بخلاف محمدیوں کے اس قدر مخالفت وعداوت کا اظہار نہ کرتے ✦

تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا مسیحیت کو قبول کرنا

اس تھوڑے ہی عرصہ کے درمیان ہم کئی ایک تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے مسیحیت کو قبول کرنے کا حال درج نورافشاں کر چکے ہیں۔ جن میں سے مسٹر راما نوجیم چیتی ایم۔ اے۔ بی۔ ایل جو مدراس کرسچن کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ اور جن کے بپتسما پانے کا حال ۱۹ ستمبر سنہ رواں کے نورافشاں میں لکھا گیا ہے۔ اُن کے بارہ میں مخزن مسیحی کے ایک نامہ نگار ہندو یوں بیان کرتے ہیں۔ "اکثر ذی علم اور سمجھدار ہندوؤں کا اپنے مذہب سے دل ہٹ گیا ہے۔ وہ بظاہر ہندو مذہب کی پابندی کرتے ہیں۔ یعنے مذہبی کتابیں پڑھتے۔ اور پوجا پاٹ میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر یہہ لوگ صرف نجات کی غرض سے مسیحی مذہب کی طرف رجوع ہوں۔ تو کلام کرنے کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔ لیکن میری سمجھ میں بعض تو ضرور اسی سبب سے ہمارے درمیان سے چلے جاتے ہیں۔ کہ ہمارے درمیان آزادانہ طور کا میل ملاپ حاصل نہیں۔ مسٹر راناڈے اور ڈاکٹر بھنڈارکر کا قول ہے۔ کہ وہ لوگ ایک ایسے مذہب کو اختیار کرتے ہیں۔ جہاں آزادانہ طور سے میل ملاپ حاصل ہے۔ اس موقع پر ایک بات پادریوں کے بارہ میں کہنے چاہتا ہوں۔ جن کی مذمت لوگ ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ عموماً پادری لوگ لوگوں کو اپنے دین میں لانے کے لئے کسی نہ کسی طرح کا لالچ دیتے ہیں۔ میں نے اپنے دوستوں کو اس بارہ میں سمجھایا۔ کہ کوئی پادری شاید ایسا کرتا ہوگا۔ لیکن عموماً یہہ بات نہیں ہے۔ میں اپنی ذاتی واقفیت سے کہتا ہوں۔ کہ بار بار پادریوں نے ایسے لوگوں کے بپتسمہ کو رد کر دیا۔ جن میں اُنہوں نے ذرا بھی طمع پایا۔ میں خود مسیحی مذہب کی طرف ذرا بھی مائل نہیں ہوں۔ بلکہ پکا ہندو ہوں۔"

ولیم یورٹ گلیڈسٹون ۱۸۰۹ء میں شہر لورپول میں پیدا ہوئے۔ وہ سر جان گلیڈسٹون لورپول کے ایک سوداگر کے فرزند چہارم ہیں۔ وہ اگرچہ انگلستان میں پیدا ہوئے۔ لیکن والدین کی طرف سے وہ سکاچ نسل سے ہیں۔ انہوں نے ایٹن اور آکسفورڈ کرائسٹ چرچ میں تعلیم حاصل کی۔ جہاں ۱۸۳۱ء میں ڈبل فسٹ کلاس میں گریجوایٹ ہو گئے۔ اور آکسفورڈ یونین ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے ممبر ہو کر اُنہوں نے بڑی ناموری حاصل کی۔ جبکہ وہ نوجوان تھے بڑے پکے کنزرویٹو تھے۔ اور تمام پیش شدہ مترقی تجاویز پولیٹیکل ریفارم کی مخالفت کرتے تھے۔ ریفارم بل پاس ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد وہ ۱۸۳۲ء میں نیورک کی طرف سے ممبر ہو کر پارلیمنٹ میں داخل ہوئے۔ چونکہ وہ ایک فصیح اور خوش تقریر شخص ہیں۔ اُنہوں نے ہوس پر معقول اثر ڈالا۔ ۱۸۳۹ء میں لارڈ میکالے نے اُنکی نسبت بیان کیا کہ وہ سخت ومضبوط فریق ٹوری کی ایک "طلوع ہونے والی اُمید" ہیں۔

۱۸۳۴ء میں سر رابرٹ پیل نے مسٹر گلیڈسٹون کو خزانہ کا جونیر لارڈ مقرر کیا۔ اور اُن کی قابلیتوں سے خوش ہو کر آیندہ سال میں اُن کو نوآبادیوں کے انڈر سکرٹری کا عہدہ عطا کیا۔ ۱۸۴۷ء میں جبکہ وہ ہنوز کنزرویٹو مانے جاتے تھے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ریپرزنٹیٹو منتخب کئے گئے۔ ۱۸۵۲ء میں وہ مسٹر ڈسرئیلی سے ایک بڑے سپیچ میں سبقت لیگئے۔ اور برٹش پارلیمنٹ کے ایک تواریخی فصیح شخص تسلیم کئے گئے۔ سپیچ مذکورہ بالا کے وقت سے مباحثہ کے ان ہر دو بڑے ماسٹروں کے درمیان بڑا مقابلہ شروع ہوا جو ۲۴ برس تک قایم وجاری رہا۔ ۱۸۵۲ء میں وہ لارڈ ابرڈین کے ماتحت اکسچکر (خزانہ سرکاری) کے چینسلر مقرر ہوئے۔ بجٹ کی پیشی کے وقت اُن کے سپیچ نے لوگوں میں بڑا تعجب تحریک کیا۔ اس خدمت کو وہ مختلف وزراء کے عہدِ حکومت میں انجام دیتے رہے۔ اور ۱۸۶۸ء میں وہ پہلی دفعہ وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ اُن کا دوسرا عہدِ حکومت ۱۸۸۰ء میں شروع ہوا تیسرا ۱۸۸۶ء اور چوتھا آخری ۱۸۹۲ء میں۔ ۱۸۹۴ء میں اُن کی پیرانہ سالی اور روز افزوں کمزوریوں نے اُنہیں مستعفی ہونے پر آمادہ کیا۔ آئرلینڈ کے ہوم رول بل کے باعث اُنکے اکثر معاون اُن سے کنارہ کش ہو گئے ✦

مسٹر گلیڈسٹون نے علاوہ یکے از اولیٰ فصحائے عظام اور ہوس آف کامنز کے ایک بہت بڑے مباحث ہونے کے لٹریچر کو بھی اپنی چند تصنیفات سے عطیہ دیا ہے۔ چنانچہ اُنکی تصنیف ہومرک سٹڈیز ہے جس سے اُن کی عجیب ذہنی قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔ درختوں کاٹنا اُن کے لئے ایک پسندیدہ جسمانی ورزش ہے۔ فری تھنکرز (آزاد خیال) لوگوں نے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو یہہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ ولایت کے سرآوردہ لوگوں نے مسیحیت کو ترک کر دیا۔

مراسلات

بقیہ

بعض خیالاتِ محمدی پر سرسری ریمارکس

۲ بعض خیالاتِ ویدتی و رواجی کا مقابلہ

۱۵ - (نکاح موقت) یہہ نکاح جس کو متعہ بھی کہتے ہیں بعض محمدیوں میں ایک خاص وقت مقررہ تک کی شرط پر کچھ دام دیکر کیاجاتا ہے - مگر بعد پوری ہونے میعاد کے مرد و عورت دونوں آزاد ہوجاتے ہیں - اب اہل سنی اس کو نہیں مانتے - مگر شیعہ ابتک اس کو جایز سمجھتے ہیں"-

ہندؤوں میں بھی "خواہش کرنے والی ہمقوم کنیا کو کچھ (اجرت) دیکر اس سے صحبت کرنے والا سزا کے لایق نہیں ٹھہرتا" شاستر منو ادہیاے ۸ - اشلوک ۳۶۶ ❖

ہر کوئی جان سکتا ہے جبکہ مذہب کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی بات روا ٹھہرائی گئی ہو جس پر انسان کی طبیعت کا میلان ہو تو اُس کا کسی دوسری حالت یا شکل میں بھی تبدیل کر لینا یا حد سے زیادہ بڑھ جانا کوئی غیر ممکن امر نہیں ہو سکتا ہے - پس جبکہ ہر دو مذاہب یعنے محمدی و ہندؤوں میں ایک سے زیادہ ازدواج روا ٹھہرایا گیا جو طبیعت انسانی اور خواہش کے موافق ہے - تو ہر دو مذکورہ بالا شکلوں کو بھی روا سمجھ لینا کیا کوئی ناممکن امر تھا ؟ مگر اب ہر کوئی اپنی تمیز سے سوچے اور غور کرے کہ ان شکلوں اور رنڈی بازی میں کیا فرق ہے ؟ جس کے لئے کلام خدا انجیل مقدس نامہ اول قرنتیوں ۶: ۹و ۱۰ میں صاف صاف فتویٰ ظاہر کیا گیا ہے "فریب نہ کہاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور لوٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے" ❖

۱۶ - (تعلیم جھوٹھ کا نتیجہ) جھوٹھ بھی طبیعت انسانی اور خواہش کے موافق ہے - پس جبکہ اس کو بھی کسیقدر یا کسی حالت میں دیدہ دانستہ مذہبی تعلیم میں روا سمجھا گیا ہو تو اس کا بھی حد سے زیادہ رواج پانا کوئی مشکل امر نہیں ہو سکتا - چنانچہ اس ملک ہند میں ہر دو مذاہب کے ایسے ایسے خیالوں کی آمیزش سے جن کا ذکر نمبر ۱ میں ہو چکا جو نتیجہ روزینہ برتاؤ سے ظاہر ہوتا کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے - جس کے لئے بقول ایک محمدی شاعر مصرعہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" گویا عوام الناس میں ایک مثل ٹھہر گئی ہے - بہلا وہ راستی جو مرضی الٰہی کے موافق ہے کہ جس کے لئے یہہ بھی اُسی شاعر نے کہا ہے - مصرعہ "راستی موجب رضائے خداست" تو کیا ممکن ہے کہ منصف مزاجوں کے خیالوں میں اس سے کوئی فتنہ ظاہر ہو ؟ ہرگز نہیں - پس ایسے ایسے خیالوں سے بعض کے دلوں میں جھوٹھ نے یہانتک سرایت کی کہ اُنہوں نے یہی سمجھ لیا کہ بغیر کچھ بھی جھوٹھ ملائے دنیا کی کوئی بات یا کام پورا ہو ہی نہیں سکتا - اور اس سبب ایسوں کے خیالوں میں ہر ایک کیطرف جھوٹھ ہی جھوٹھ کا خیال جم گیا - جس کا برتاؤ خاصکر مسیحیوں کی وعظ - گفتگو اور بحث کے وقت اکثر ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دو مذاہب کے بعض جہلا اُنکی ہر ایک بات کو جسکو انہوں نے بفرمان کلام الٰہی نہایت غور و فکر سے آزماکر (تسلونیقیوں ۵: ۲۱) ثابت کر لیا اور اکثر کر بھی دیا ہے - بلا تحقیق و غور کئے فوراً "جھوٹھ" کہدینا گویا داخل ثواب سمجھتے ہیں - کیونکہ وہ خدا کے کلام کی اس بات سے ناواقف ہیں - کہ "کیا تم نہیں جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہووینگے" ۱ - قرنتیوں ۶: ۹ ❖

۷ - (ارواح کو ثواب) محمدی اپنے ہر متوفی کے تیسرے و چالیسویں روز کچھ کہانے پر فاتحہ دلواکر اس کی روح کو ثواب پہنچانے کا خیال کرتے ہیں - بلکہ سال کے اندر کئی تیوہار بھی بعض بزرگوں کی ارواح کو بعض کہانوں پر فاتحہ دلواکر ثواب پہنچانے کے خیال سے مقرر بھی کئے ہیں - مثلاً محرم کی دسویں تاریخ حسن حسین اور اُن کے ہمراہیوں کی ارواح کو ثواب پہنچانے کے لئے کچھ کھچڑی پکاکر اور اس پر فاتحہ دلواکر محتاجوں کو تقسیم کرتے پھر ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ جو اکثروں کے خیال کے موافق حضرت محمد صاحب کی وفات کا روز ہے کچھ کہانے پر فاتحہ دلواکر حضرت کی روح کو ثواب پہنچانے کا خیال کرتے ہیں - پھر چودھویں شعبان کو شب برات کا تیوہار مانتے ہیں اور اس روز اپنے کل متوفی بزرگوں اور رشتہ داروں کی ارواح کو ثواب پہنچانے کے خیال سے کچھ کہانوں پر فاتحہ دلواکر محتاجوں کو تقسیم کرتے ہیں اور خود کہاتے ہیں ❖

ہندو بھی اپنے ہر متوفی کے لئے تیرہ روز تک اپنے مذہب کے خیال کے موافق بہت کچھ کریا کرم کرتے اور آخر تیرہویں روز اپنی حیثیت کے موافق کپڑا - کہانا - چارپائی اور سامان جو بہم پہنچے اچارج برہمن کو دیتے ہیں تاکہ اُن چیزوں کے ذریعہ اُن کے متوفی کی آتما کے سفر میں اُس کو آرام ملے - ہندؤوں میں بھی سال کے اندر کوار کے مہینے میں ۱۶ دن خاص سرادہوں کے نام سے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اُن دنوں میں اپنے کل متوفی بزرگوں و رشتہ داروں کی آتماؤں (پتروں) کو بعض کہانے برہمنوں کو کہلانے کے ذریعہ فائدہ حاصل ہو" کیونکہ جیتک نہانے[۵]

---

[۵] سرادہوں کے مقرری کہانوں کی پوری تفصیل جن سے پتر ایک ماہ سے ۱۲ برس بلکہ بے انتہا برس تک آسودہ رہ سکتے ہیں دہرم شاستر منو کی تیسرے ادہیاے کے شلوک ۲۶۶ سے ۲۷۲ تک مرقوم ہے - مگر چونکہ اُن میں طرح طرح کے گوشت مذکور ہیں - اسباعث برہمنوں نے ان سب کو تجھکر صرف اشلوک ۲۶۷ اور ۲۷۱ کے بعض کہانے یعنے - دہان - سکر - جل - مول - پھل وغیرہ اور گؤ کا دودہ یا اسکی کہیر کو جس سے پتر صرف ایک سال تک آسودہ رہ سکتے ہیں

گر کم کہنا مون (چپ چاپ) ہو کے برہمن کہتے ہیں تب یک وہ کہنا پتروں کو پہنچتا ہے" شاشتر منواد ہیائے ۳- اشلوک ۲۳۶ و ۲۳۷ء

مگر کلام خدا انجیل مقدس کے کسی مقام سے ایسی کوئی تعلیم ظاہر نہیں ہوتی کہ کسی انسان کی روح کو اس کے مرنے بعد کوئی انسان کسی طرح سے کچھ فائدہ یا ثواب پہنچانے کا خیال بھی کر سکے۔ بلکہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ انسان نے اپنے جیتے جی اس دنیا میں کر لیا سو بس ہے اُسی کی سزا یا جزا عاقبت میں اس کو ملے گی - علاوہ بریں عقل بھی گوارا نہیں کر سکتی ہے کہ روح جو مثل ہوا کے ہے اس کو کوئی جسمانی کھانے - کپڑے یا اور کسی چیز سے کچھ بھی فائدہ حاصل ہو سکے جو نہ اُن چیزوں کی ضرورت رکھتی اور نہ اُن کو اپنے استعمال میں لا سکتی ہے ؎

پس یہہ سب خیالی باتیں ہیں جو کلام خدا کی عدم واقفیت سے ایجاد ہوئیں - اور صرف انسانی خیالات پر مبنی ہیں +

باقی آیندہ

راقم

بہادر مسیح - منّاد

ڈیر ایڈیٹر

تسلیم -

آج میری قلم سے وہ امورات معرض تحریر میں آتے ہیں کہ جن کا حوالۂ قلم کرنا - میں کسی حالت میں مناسب نہیں تصور کرتا تھا - مگر بوجوہات چند اُس کا تحریر میں لانا پسند کر کے اول آپ سے خصوصاً اور جملہ اڈیٹران اخبارات سے عموماً معافی کا خواستگار ہو کر مطلب اصلی جس کی وجہ سے مجھکو اس قدر سمع خراشی کی ضرورت واقع ہوئی مفصلاً بیان کرتا ہوں - اور متضرعہ خدمت ہوں - کہ براہ نوازش و عنایت بلا خیال کسی امر کے میری اس چھوٹی سی تحریر کو اپنے اخبار گوہر بار کے کالم میں جگہہ دیجئے ؛؛ اڈیٹران اخبارات کی شکایات ناقدردانی و کم ذوقی و بے توجہی سن سنکر اہل ہند کی حالت پر عموماً - اور اپنی قوم کی حالت پر خصوصاً افسوس کر رہا تھا - اور بارہا خواہش بھی ہوئی کہ ایسے امورات کی جانب توجہ کر کے حسب لیاقت کچھ تحریر بھی کروں - لیکن بعد غور و تامل میرے خیال ناقص میں منیجران اخبار کا شور و غوغا بالکل بیجا اور ناقابل تسلیم تصور کیا جاتا ہے ؛؛ اڈیٹران اخبارات کے لمبے چوڑے اشتہارات و تحریرات بھی بعض موقعہ پر عوام الناس کے ساتھ مسمریزم کا عمل کر جاتے ہیں - کون ایسا ہے جو ان لوگوں کی خوشامد آمیز تحریرات پر تیقن نکر کے ان کے جھوٹے فقروں میں نہ آجاتا ہو؟ مجھکو اور میرے چند احباب کو ضمیمہ پیسہ اخبار میں ایک اشتہار معہ جنتری بایں مضمون - کہ ناظرین مفید عام گزٹ یہہ موقعہ ہاتھ سے ندیں) دیکھکر کمال اشتیاق ہوا - کہ اخبار مشتہرہ کو ضرور مطالعہ میں لانا چاہئے - چونکہ اڈیٹر صاحب مفید عام گزٹ کا یہہ اشتہار بھی تھا - کہ اخبار کے ساتھ ایک روپیہ کی کتاب مفت نذر ہوتی ہے - اور سال بھر اخبار بھی جاری رہتا ہے - اور قیمت تمام دنیا کے اخبارات سے سستی ہے - یعنے صرف دو روپیہ پس باینخیال ہمنے اور میرے چند احباب نے منیجر صاحب مفید عام گزٹ سیالکوٹ کو - کہ جنکا نام نامی منشی کریم بخش صاحب ہے بنا بر روانگی کتاب و اجرائی اخبار بذریعہ ویلیو پی ایبل تحریر کیا چنانچہ بعد چند روز کے ایک ویلیو پی ایبل میرے نام موصول ہوا بعد ادائے قیمت جب کھولا گیا تو بجز تین چھوٹی چھوٹی کتابوں کے اور کچھہ نہ تھا ؛؛ میں نہیں کہہ سکتا - کہ اڈیٹر صاحب نے اخبار کیوں نہیں کتابوں کے ہمراہ روانہ کیا - اور نہ میں یہہ گمان کر سکتا ہوں - کہ شاید سہو ہوا ہو - کیونکہ باوجود یاددہانی چند تحریرات متواترہ و ارسال نوٹس وغیرہ کے ایڈیٹر صاحب اخبار صداقت شعار مفید عام گزٹ کیجانب سے صدائے برنخاست افسوس "گر ہمیں مکتب ست و ایں ملاّں ؎ کار طفلاں تمام خواہد شد" - کا مضمون مصداق ہوا - تو ایسی اخبار بینی کو دور سے سلام ہے - پس جب منیجران اخبار کی تحریرات قول و فعل کا یہی حال ہے - تو پھر پبلک کی بہبودی کیونکر متصور ہو سکتی ہے؟ زیادہ تر تعجب خیز یہہ امر ہے - کہ اڈیٹر صاحب اہل اسلام ہیں - اور کس خوبی سے مطلب کو ادا کرتے ہیں - کہ اب ہم پھر اپنے مہربانان کو مژدہ دیتے ہیں - کہ ہم نے کار خیر سمجھکر ماہ مبارک یعنے ماہ رمضان کے اخیر تک اخبار کی قیمت بہت کم کر دی ہے - یعنے صرف ایکروپیہ دس آنہ" کیا خوب اڈیٹر صاحب کو اخراجات ماہ رمضان کی سبیل نکالنے کا اچھا ڈھنگ ہاتھ آیا کیوں نہو شاباش ؛؛ اگر منیجر صاحب اس ترکیب سے قیمت اخبار کے بہانہ سے مبلغ علیہا اسلام وصول نفرمائے تو یقیناً اُن کی کچہری پر سحری کی گذر ہوتی - مگر اب کیا تھا خوب شیر و برنج پر ہاتھ صاف کئے ہوں گے ؛؛ پس اب ہم اپنے ڈیر اڈیٹر پیسہ اخبار کیجانب مخاطب ہو کر نہایت ادب سے ملتجی ہیں - کہ آیندہ ایسے ضمیمہ جات اشتہارات سے کہ جو عوام الناس کو دہوکہ میں ڈالکر گمراہ کریں - محترز رہنا لازم ہے اور نیز براہ مہربانی پبلک کو اس امر سے بھی مطلع فرما دیں - کہ یہہ اخبار صداقت - آثار شایع ہوتا ہے یا نہیں ؛؛ اور یہہ امر بھی قابل اظہار ہے - کہ اڈیٹر صاحب مفید عام گزٹ سیالکوٹ نے جو کتابیں روانہ کی ہیں - اُن پر تحریر ہے - کہ جس کتاب پر موتف کی مہر نہو - وہ مال مسروقہ تصور کیا جائیگا - پس ان ہر سہ حصہ اردو علم ادب پر کہ جو منیجر صاحب نے ہم کو روانہ کئے ہیں کسی پر مہر نہیں ہے جس سے ہم کو اشتباہ پیدا ہوتا ہے - مبادا یہہ مال مسروقہ ہی نہو ؛ پس بخیالات مذکورہ ہم کو ان کتابوں کا رکھنا گوارا نہیں ہے - لہذا بذریعہ تحریر ہذا ہم اڈیٹر صاحب مفید عام گزٹ کو تکلیف دیتے ہیں - کہ براہ مہربانی حسب اشتہار محررہ خود ہمارے اور جملہ صاحبان کے نام کہ جن سے قیمت وصول کر لی ہے اخبار مذکور ارسال فرما دیں ورنہ مجبوراً ہم کو اُس امر کا اقدام کرنا ہوگا - جو کبھی شایاں نہیں ہے فقط

چارلس - ڈی - لکسٹڈ - از بیکانیر +

الوہیت یسوع مسیح کی توضیح

از کتاب مقدس

(۱) پیدا ۱۸-۲ و ۱۷ و ۲۸-۱۳ و ۲۲-۳۱ و ۹-۳۱ - خروج ۳-۱۴ و ۱۵ و ۱۳-۲۱ و ۲۱-۲۰ - اور ۲۳-۲۵ و ۲۱ - استثنا ۴-۳۳ و ۳۶ و ۹ سرخ ۹-۷ تا ۱۲ - یہہ شخص یہوواہ کہلاتا ہے (جو خدا کا اسم ذات ہے) اور ساتھ ہی اس کے اس کو فرشتہ یا بھیجا ہوا بھی کہا ہے۔ پیدا ۲۱-۱۷ و ۱۳-۲۸ و ۱۵ و ۱۶ ہوسیع ۱۲-۲ و ۵ - علاوہ بریں خروج ۳-۱۴ و ۱۵ بمقابلہ اعم ۷-۳۰ و ۳۵ و خروج ۱۳-۲۱ بمقابلہ خروج ۱۴-۱۹ و نیز خروج ۲۰-۱ و ۲ بمقابلہ اعم ۷-۳۸ و یشع ۶۳-۹ و ۹۔

(۲) لیکن خدا باپ کو کسی بشر نے ہرگز نہیں دیکھا یوح ۱-۱۸ و ۶-۴۶) اور نہ وہ فرشتہ یا کسی دوسرے کا بھیجا ہوا ہو سکتا ہے۔ پر خدا کا بیٹا دیکھا گیا (ایوح ۱-۱ و ۲) اور بھیجا بھی گیا (یوح ۵-۳۶)۔

(۳) یہہ یہوواہ جو پرانے عہد نامہ میں فرشتہ یا بھیجا ہوا کہلایا ہے۔ نبیوں کی معرفت اسرائیل کا نجی اور نئے عہد نامہ کا بانی بھی کہلاتا ہے ذکریاہ ۲-۱۰ و ۱۱ میں آیا ہے۔ کہ ایک یہوواہ نے دوسرے یہوواہ کو بھیجا ہے پھر ملاکی ۳-۱ میں مذکور ہے کہ خداوند عہد کا رسول اپنی ہیکل میں آئیگا۔ یہہ مسیح سے نسبت کیا گیا ہے (مرق ۱-۲) پھر زبور ۹۷-۷ بمقابلہ عبرا ۱-۶ و یشع ۶-۱ تا ۱۰ بمقابلہ یوح ۱۲-۴۱۔

(۴) نئے عہد نامہ کے اکثر اشارے جو پرانے عہد نامہ کی طرف کئے گئے اس حقیقت پر صریح دلالت کرتی ہیں زبور ۶۸-۱۷ و ۱۸ و ۳۵ بمقابلہ افس ۴-۹ و ۱۰۔

(۵) کلیسیا تو دونوں عہد ناموں میں ایک ہی ہے۔ اور ابتدا سے یسوع مسیح کلیسیا کا نجات دہندہ ہے اور سر یعنی سردار بھی! اس واسطے یہہ امر نجات کے سلسلہ میں ان تین اقنوم الٰہی کے عہدوں کی نسبت کلام پاک میں ہم پر آشکارا کیا گیا ہے۔ ہمارے اُس خیال سے جو یہاں پیش کیا گیا ہے نہایت ہی مطابق ہو جاتا ہے یوح ۸-۵۶ و ۵۸ متی ۲۳-۳۷ و ۱ پطرا ۱-۱۰ و ۱۱۔

اسقف فورس صاحب فرماتے ہیں کہ یسوع مسیح کی الوہیت کی دلیلیں جو بیبل میں پائی جاتی ہیں کئی ایک صاف صاف اور کئی ایک اشارۃً مذکور ہیں۔ اور وہ یہہ ہیں ÷

الف - وہ دلیلیں جو صاف صاف پائی جاتی ہیں۔

یوح ۱-۱ کلام خدا تھا۔ وہ ابتدا میں تھا۔ خدا کے ساتھ تھا یوح* ۱-۱۸ میں اکلوتا بیٹا نہیں بلکہ اکلوتا خدا (بموجب متن انجیل یونانی)۔

یوح ۳-۱۶ وہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ یوح ۵-۱۸ اُس کے دشمنوں نے اسپر یہہ تہمت لگائی کہ اپنے تئیں خدا کے برابر ٹھہراتا ہے اور مسیح نے اس کا انکار نہیں کیا۔ یوح ۶-۴۰ مسیح نے دعویٰ کیا کہ وہ آخری دن مردوں کو جلائیگا۔ اور جو اس پر ایمان لاوے ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔ یوح ۵-۲۳ اُس نے فرمایا کہ باپ کی مرضی ہے کہ سب بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی کرتے ہیں یوحنا ۱۰-۳۰ میں اور باپ ایک ہیں یوح ۱۷-۵ دنیا کی پیدایش سے پیشتر خدا باپ کے ساتھ جلال رکھتا تھا۔ یوح ۱۴-۶ کہ اُس نے فرمایا۔ کہ راہ۔ حق۔ زندگی میں ہوں یوحنا ۲۰-۳۱ بلکہ اس انجیل کا مقصد یہی ہے کہ اس کے پڑھنے والے ایمان لاویں کہ وہ خدا کا بیٹا ہے یہہ بات نوشتوں کے اور مقاموں سے بھی ظاہر ہوتی ہے مثلاً باقی تین انجیلوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب اُس نے ابن اللہ ہونیکا دعویٰ کیا تو یہودیوں نے اُس پر کفر کا الزام لگایا متی ۲۶-۶۳ و ۶۴ مرق ۱۴-۶۱ و ۶۲ لوقا ۲۲-۷۰ و ۷۱۔ روم ۹-۵ مسیح سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہے ایوح ۵-۲۰ یوح ۲۰-۲۸ و طیط ۲-۱۳ عبرا ۱-۸۔

---

* یہہ دلیل اسقف صاحب ممدوح نے پیش نہیں فرمائی ہے۔ مبندہ مبارز۔

* ورمتن قدیم ترین نسخہ ہائے یونانی لفظ پاہ یعنے خدا یافتہ شدہ۔ ا

واتسطی ۳-۱۶ و اعم ۲۰-۲۸ - مسیح کی الوہیت پاک نوشتوں کے مضمون سے ثابت ہے کیونکہ ان میں یہہ تعلیم برابر پائی جاتی ہے کہ ایک ہی خدا ہے اُسی پر اپنا بھروسہ رکھو وہی نجات دہندہ ہے اور نئے عہد نامہ میں بکثرت یہہ تعلیم موجود ہے کہ یسوع مسیح پر ایمان لاؤ یہی نجات دہندہ ہے۔ اگر مسیح خدا نہوتا تو ایسی تعلیم اسکی نسبت ہرگز نہ دیجاتی ÷

ب یسوع مسیح کی الوہیت کی دلیلیں جو بیبل میں اشارۃً پائی جاتی ہیں دلایل بالا سے قوی تر ہیں مثلاً گنتی ۲۱-۵ و ۶ کو اقر ۱۰-۹ سے مقابلہ کرو کہ انہوں نے جس یہوواہ کا امتحان کیا وہ مسیح ہے اور ملاکی ۳-۱ کو متی ۱۱-۱۰ سے مقابلہ کرو اور یشع ۸-۱۳ و ۱۴ و ۱۵ کو لوقا ۲-۳۴ و روم ۹-۳۳ سے مقابلہ کرو کہ وہ چٹان اور پتھر مسیح ہے اور یشع ۶-۱ کو یوح ۱۲-۴۰ تا ۴۱ سے مقابلہ کرو۔ زبور ۹۷-۷ و ۱۰۲-۲۵-۲۶ کو عبرا ۱-۶ و ۱۰ اسکے ساتھ مقابلہ کرو ÷

خدا سے خدا۔ یوح ۱-۱ و ۲۰-۲۸ و اعم ۲۰-۲۸ روم ۹-۵ و ۲ تسلو ۱-۱۲ و ۱ تمطی ۳-۱۶ طیط ۲-۱۳ عبرا ۱-۸ و ۱ یوح ۵-۲۰ - جو الٰہی صفتیں ہیں وہ بھی مسیح کی طرف منسوب کی گئی ہیں مثلاً مسیح کا ازلی و ابدی ہونا یوح ۱-۱ و ۲ و ۸-۵۸ و ۱۷-۵ مکاشفات ۱-۸ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۲-۱۳ - مسیح لاتبدیل ہے عبرا ۱-۱۱ و ۱۲ و ۱۳-۸ - مسیح حاضر و ناظر ہے یوح ۳-۱۳ - ابن آدم آسمان پر ہے یعنے از روئے انسانیت نیقودیموس کے سامنے تھا لیکن از روئے الوہیت آسمان پر تھا متی ۱۸-۲۰ و ۲۸-۲۰ مسیح ہمہ دان ہی متی ۱۱-۲۷ - یوح ۲-۲۳ تا ۲۵ و ۲۱-۱۷ مکا ۲-۲۳ -

مسیح قادر مطلق یوح ۵-۱۷ عبرا ۱-۳ مکا ۱-۸ و ۱۱-۱۷ افعال الٰہی بھی مسیح کی طرف منسوب ہیں مثلاً مسیح خالق ہے یوح ۱-۳ و ۱۰ قلسی ۱-۱۶ و ۱۷ - مسیح پروردگار اور سنبھالنے والا ہے۔ عبرا ۱-۳ قل ۱-۱۷ متی ۲۸-۱۸ ÷ مسیح عدالت کرنے والا ہے ۲ قرنت ۵-۱۰ متی ۲۵-۳۱ و ۳۲ یوح ۵-۲۲ -

مسیح ہمیشہ کی زندگی کا دینے والا یوح ۱۰-۲۸
مسیح معبود برحق ہے مثلاً متی ۲۸-۱۹ یوح ۵-۲۲ و ۲۳ و ۱۴-۱ واعم ۷-۵۹ و ۶۰ و اقرا-۲ و ۲۴ قر ۱۳-۱۴ فلپ ۲-۹ و ۱۰ دعبرا-۶ مکا ۱-۵ و ۶ و ۵-۱۱ و ۱۲ و ۷-۱۰ ۔ ایک اور بزرگ نے عبرا-۳ کی یہہ تفسیر کی۔ کہ روشنی آگ میں بھی ہے اور آگ بھی ہے اور آگ روشنی کا سبب ہے اور روشنی آگ سے جدا نہیں ہو سکتی ہے اور نہ آگ اپنی روشنی سے جدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جیسی آگ ہے ویسی ہی اُس کی روشنی ہے۔ پس اگر ہم اپنے حواس سے پہچان سکتے ہیں کہ ایک چیز دوسری چیز سے بھی ہو اور اُس چیز میں بھی ہو۔ تو کیونکر نہ مانیں۔ جیسا کہ رسول فرماتا ہے کہ خدا کا لوگاس یعنے خدا کا اکلوتا بیٹا متولد بھی ہوا اور ہمیشہ سے اُس شخص کے ساتھ رہتا ہے کہ جس سے وہ متولد ہوا۔ جیسا جلال ویسی اُس کی رونق جلال ازلی ہے اس لئے وہ رونق بھی ازلی ہوگی۔ اور جیسی روشنی اور آگ کی ایک ہی ماہیت ہے ویسی ہی باپ اور بیٹے کی ایک ہی ماہیت ہے' اور پھر اُسی آیت میں یہہ لکھا ہے' کہ وہ یعنے مسیح خدا کی ماہیت کا نقش ہے یہہ ۲ قر ۴-۴ کے مطابق ہے کہ مسیح خدا کی صورت ہے اور قل ۱-۱۵ وہ اندیکھے خدا کی صورت ہے اور یہہ ہمارے خداوند کے اُس قول کے مطابق ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا"۔ ...... جب ہم مسیح کو خدا کا کلام کہتے ہیں تو ہم یہہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ازل سے باپ کے ساتھ تھا اور جب ہم اُسے خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ہمارا مطلب یہہ ہوتا ہے کہ وہ ایک اقنوم ہے۔ یوح ۱۴-۱۰ و ۱۱

جس رسول نے فرمایا کہ خدا نور ہے (۱یوح ۱-۵) اُسی نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ بیٹا حقیقی نور ہے (یوحنا ۱-۹) یعنے جیسا نور آفتاب کے ساتھ جیسے گرمی آگ کے ساتھ۔ جیسے ندی چشمہ کے ساتھ۔ جیسے خیال عقل کے ساتھ ایک ہے ویسے ہی مسیح کی الوہیت خدا باپ کے ساتھ ایک ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب میں یہہ کہتا ہوں کہ بیٹا اور ہے اور باپ اور ہے۔ تو میرا مطلب یہہ نہیں ہے کہ وہ دو خدا ہیں۔ مگر یہہ کہ جیسے نور سے نور چشمہ سے پانی۔ سورج سے کرن ویسا ہی خدا سے خدا ہے۔

اسکندریہ کے کرلاس صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہم ہرگز یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ لوگاس (کلام یا عقل) خادم تھا اور دوسرے کی مرضی کے تابع ہوکر کام کرتا تھا۔ ورنہ وہ خالق نہ ہوتا۔ انطاکیہ کے تھیوفلس صاحب فرماتے ہیں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اُس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو باپ سے الگ اور باپ سے مختلف ہو۔ مگر سب باتوں میں اپنے باپ کی مانند ہے۔ اور جیسے اُس کی وہی ہستی اور ماہیت ہے جو باپ کی ہے۔ ویسی اُس کی وہی قوت بھی ہے جو باپ کی بھی ہے اور اس واسطے وہ وہی کام کرتا ہے جو باپ بھی کرتا ہے۔ اور کوئی کام نہیں کر سکتا کیونکہ اُس میں اور کوئی قوت باپ سے بڑھکر نہیں ہے۔ کہ انکی ماہیت اور طاقت و کام ایک ہی ہیں"۔

قول حضرت عاشق اللہ صاحب پشاوری۔ فرد

شکل انسان میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دربدر مثل گدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

احقر

ملک روشن خان انجیلی مبارز من مقام کلارک آباد۔

تھوتھا چنا باجے گھنا۔

جناب ایڈیٹر صاحب۔ آجکل جدہر دیکھو ادہر ہی اشتہاروں کی بھرمار ہو رہی ہے۔ محمدی صاحبان بڑے زور و شور کے ساتھ اشتہارات شایع کرتے۔ اور ساتھ ہی انعام کی شرطیں بھی لگاتے ہیں:۔

چند روز ہوئے کہ ایک محمدی صاحب بنام اللہ دین ہوشیارپوری روپڑ میں پادری پی۔ سی اویل صاحب کے پاس بحث کرنے کو گئے۔ لیکن اثنائے بحث میں قاعدہ شرائط کے توڑنے کے سبب سے بحث کا خاتمہ ہو گیا۔ اسپر اللہ دین صاحب نے ایک اشتہار شایع کروایا جس کا عنوان آپنے "پادری صاحب۔ اور انکی دیانت" رکھا۔ اور ناحق پادری صاحب کو سخت کلامی اور دشنام دہی سے برا بھلا لکھا۔ اور انجیل مقدس پر وہی پرانے اور ردی اعتراضات وارد کئے جو اکثر کئے جا چکے۔ اور اُن کے جواب بھی بہت دفعہ شایع ہو چکے ہیں۔ اور آخر میں ۵۰۰ روپیہ کے انعام کی شرط پادری صاحب کے ساتھ لگائی۔ کہ اگر پادری صاحب بطرز اناجیل کی نبوت و پیغمبری ثابت کریں۔ تو اس انعام کے مستحق ہوں"۔

انعام میں تھوڑے سے روپیوں کا وعدہ ہے پادری صاحب انعام کے لالچ سے تو نہیں۔ پر شاید اظہار صداقت کے لحاظ سے اُس کے سوالوں کے جواب دیں۔ لیکن اُمید نہیں۔ کہ اللہ دین صاحب اپنے وعدے کو وفا کریں۔ اور یہہ روپیہ دے سکیں۔ عیسائی صاحبان روپیہ کے خواہاں نہیں۔ پر یہہ چاہتے ہیں۔ کہ محمدی صاحبان سچائی کے قایل ہو جایا کریں۔ پر یہہ بات ان کو کب حاصل ہے۔ صرف باتیں ہی باتیں ہیں"۔

اللہ دین صاحب کہنہ میں بھی وارد ہوئے۔ اور جابجا اشتہار چسپاں کر دئے۔ اور ایک اشتہار میرے پاس بھیجا۔ اور چاہا۔ کہ میرے ساتھ مذہبی گفتگو کریں۔ میں کرنے کو تیار تھا۔ لیکن آپس میں چند شرائط میں متفق نہ ہونے کے سبب سے گفتگو نہ ہو سکی۔ چار روز تک اللہ دین صاحب بازار میں انجیل مقدس پر اعتراض کرتے رہے۔ اور محمدیوں میں خوب انکا چرچا رہا۔ اور آخرکار یہاں سے تشریف لے گئے +

ایسے صاحبان کی عجیب عادت یہہ دیکھی جاتی ہے۔ کہ وہ وعظ کے وقت بجائے اپنے دین کی صداقت کے ظاہر کرنے کے دوسرے مذاہب کی کتابوں کو سناتے ہیں۔

جو ایک سراسر فضول اور بے فائدہ کام ہے۔ اور یہہ بھی اس حالت میں۔ کہ جب اُن کی وعظ کے وقت کوئی شخص اُس مذہب کا حامی نہ ہو۔ کہ جس پر وہ اعتراض کر رہے ہیں :: بھلا ایسے کام سے کیا حاصل؟ یہہ تو وعظ کرنا نہیں۔ اور واعظوں کا یہہ طریق بالکل قابل اعتراض ہے :: چاہئے کہ واعظ اُس ایمان یا عقیدے کی فضیلتیں بیان کرے۔ کہ جن سے اُس کو نجات کی تسلی مل چکی ہے۔ اور دوسروں کے ذہنوں میں خوش بیانی اور نرمی کے ساتھ ثبوت دیکر اُن باتوں کو بٹھانے کی کوشش کرے۔ کہ جن سے ان کو روحانی فائدہ حاصل ہو۔ اور گمراہی اور بطالت سے باز آکر راہ راست پر آویں :: لیکن اگر خود ہی واعظ کو یہہ باتیں حاصل نہ ہوں۔ تو پھر وہ دوسروں کو کیونکر سنا سکتا ہے اور سوا بیہودہ اعتراضوں کے وہ سنا ہی کیا سکتا ہے؟ جس نے آپ نجات کی نعمت نہیں پائی وہ دوسروں کو نجات کی خبر کیا دے سکتا ہے؟ کاشکہ خدا ایسے واعظوں کو سچائی کی پہچان بخشے۔ کہ وہ صداقت کے قائل ہو کر نجات بخش ایمان حاصل کریں۔ اور خود نجات پاکر دوسروں کو نجات کا مژدہ دیں۔ ورنہ ایسی کارروائی بالکل فضول ہے ::

ق م

ج۔ س۔ از کہنہ

اقوال المشاہیر
درباره دوستی

۱۔ دوستی زندگی کی مے ہے (ینگ)

۲۔ دوستی سے پیشتر جانچو۔ پھر آخر تک ثابت قدم رہو (ایضاً)

۳۔ دوست کے بغیر ایک دنیا کا مالک بھی مفلس ہے تمام جہاں کو دیکر ایک دوست حاصل کر لینے میں بھی نفع ہے (۱)

۴۔ جیسا مکھیاں شیریں گلوں سے شہد کاڑتی ہیں۔ اِسی طرح انسان دوستی سے حکمت اور فرحت حاصل کرتا ہے ایضاً ::

۵۔ جس کا کوئی دوست نہیں اُسے زندگی کا کچھ لطف نہیں۔ (بیکن)

۶۔ سچے دوستوں کا نہ ہونا سب سے بڑی تنہائی ہے بیوفائی کا مناسب صلہ دوستوں کی محرومی ہے۔ جو نئے دوست بناتا ہے وہ نئے فرائض اختیار کرتا ہے۔ (〃)

۷۔ جس شخص کا کوئی ایسا دوست نہیں جس سے دل کا حال کہہ سکے وہ خود اپنے دل کے لئے گھن ہے :: (فیثا غورث)

۸۔ دوستی کو بتدریج آگے بڑھنے دو۔ کیونکہ اگر وہ تیزی کرے تو جلدی دم ہار جائیگی ::

۹۔ دوستی ایک ایسا برتن ہے جو ذری سی آنچ یا صدمہ یا ٹھیس سے فوراً ٹوٹ سکتا ہے۔ اُس کی جسقدر خوبی ہماری نگاہ میں تھی اُس کی پیوند کرنے میں اُسی قدر ناامیدی ہوگی شکستہ پتھر کو جوڑ سکتے ہیں لیکن شکستہ گوہر کو جوڑنا محال ہے ::

۱۰۔ دوست کا سب سے قابل تحسین فرض یہہ ہے کہ وہ دلیری سے ہماری غلطیوں کو ہم پر ظاہر کرے۔ جو شخص میرے نفع کو مدنظر رکھکر میرا عیب مجھے بتاتا ہے۔ میں اُس کو دانا اور دیانت دار کہونگا۔ دانا اس لئے کہ اُس نے وہ بات دیکھی جس کو میں نہ دیکھ سکا۔ اور دیانت دار اس لئے کہ اُسنے تملق آمیز کلام کے بجائے مجھے صاف صاف میرے عیب سے واقف کر دیا ::

۱۱ حقیقی دوست وہ ہے جس کے سامنے تمہارا دل ایسا شگفتہ ہو جاتا ہے جیسا گل سورج کے سامنے جس سے کچھ حاصل کرنا موجب خوشی کا ہے جسکی خاطر اپنے تئیں قربان کرنا عین فرحت ہے۔ جس کی زندگی نے تمہاری محبت کو برانگیختہ کیا ہے جس کی خاموشی کو تم بآسانی سمجھ سکتے ہو۔ جسکے بشرہ کی حرکتوں میں تم واقعات کا مطالعہ کر سکتے ہو۔ جس کی ہستی تمہاری ہستی کے ساتھ گویا ملحق ہو گئی ہے :: (بروک)

۱۲۔ جو دوستی دنیاوی خلائق کے اصولوں پر مبنی ہے زندگی کے تمام تغیر و تبدل پر غالب آتی ہے۔ لیکن جس دوستی کی بنا مذہب پر قایم ہے وہ لاانتہا عرصہ تک رہیگی۔ اول قسم کی دوستی خیالات کے رد و بدل اور دنیا کے انقلاب کے صدمہ کے مقابل کھڑی ہی۔ دوسری قسم کی اُسوقت تک قایم رہیگی جب آسمان جاتے رہیں گے اور کائنات بھسم ہو جائیگی۔ اول میں اُس درجہ تک پائیداری ہے جس قدر زمینی معاملات میں ہو سکتی ہے۔ دوم خدا کے ساتھ ازلیت میں شریک ہے۔ دنیاوی دوستی میں بدل جانے کا احتمال ہے۔ روحانی دوستی بے بدل اور بے زوال ہے۔ وہ دوستی جو طبایع اور عادات کی مطابقت پر موقوف ہے پروردگار کی طرف سے اس چند روزہ دنیا کی زینت کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ لیکن جس کا دار و مدار مذہب پر ہے وہ تھوڑے عرصہ کے بعد خدا کے فردوس کو آراستہ کرنیکے لئے منتقل کی جائیگی :: (رارٹ ہل)

الراقم عنایت اللہ ناصر

جناب اڈیٹر صاحب دام الطافہ۔ تسلیم نیاز

براہ نوازش چند سطور اپنے اخبار گوہر بار نورافشاں میں درج فرماکر ممنون فرما دیں ::

ہما کی حقیقت

اکثر لوگ اس نام سے واقف ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ یہہ ایک پرند ہے :: مولوی کریم الدین۔ اپنی مصنفہ کتاب کریم اللغات میں اس لفظ کی یوں تشریح کرتے ہیں ۔ کہ ہما ایک ایسا پرند ہے۔ کہ جس کے سر پر اُس کا سایہ پڑ جائے۔ وہ شخص بادشاہ بنجاوے :: شیخ سعدی شیرازی کا قول یہہ ہے: ہما بر ہمہ مرغان ازاں

شرف دارد - کہ استخواں خورد و طایرے نیازارد - یعنے ہما تمام جانوروں پر اس لئے بزرگی رکھتا ہے - کہ ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی پرند کو آزار نہیں دیتا :: بیشک اُس کو پرند تو خیال کرتے ہیں - لیکن کوئی شخص اُس کی شکل و شباہت - اور قد و رنگت کا بیان نہیں کرسکتا - اور نہ کسی نے آج تک اُس کو دیکھا ہے - نہ کہیں اس کی تصویر دیکھنے میں آئی - اور نہ کبھی کسی شکاری نے شکار کیا - نہ بڑے بڑے چڑیا گھروں میں پایا گیا - نہ بڑے بڑے سیاحوں نے اُس کا کچھ حال بتلایا - نہ کبھی کسی کتاب میں اُس کا کچھ زیادہ سراغ ملا - یا حکایت دیکھنے میں آئی -

میری دانست میں یہہ ایک فرضی نام ہے - جو کہ شاعروں اور مصنفوں نے صرف فرض کر لیا ہے - جیسا کہ عنقا - لیکن میں نہایت تعجب اور حیرت میں ہوں - کہ یہہ دونوں خوبیاں کسی جانور میں تو کیا ہونگی - کسی اشرف المخلوقات انسان بلکہ بڑے بڑے سرگرم دینداروں اور قدرت والوں میں بھی پائی نہیں جاتیں - ایک فرضی جانور سے منسوب کی گئیں ::

اے میرے ہندوستانی بھائیو خوب غور کرو - کہ یہہ دونوں بے بہا خوبیاں تم ہرگز کسی جاندار میں جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے - یا زمین کے نیچے ہے - نہیں پاؤگے لیکن صرف ایک انسان میں پائی گئیں جو کہ خدا کا بیٹا ہے - جس نے اپنی تمام عمر کسی کو آزار نہ دیا - بلکہ اپنے آزار دینے والوں کے حق میں دعا مانگی - (کہ اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ یہہ نہیں جانتے - کہ کیا کرتے ہیں) اور اپنے دشمنوں کے لئے اپنی جان قربان کردی - تاکہ اپنی موت کے وسیلے باغی اور سرکش لوگوں کو خدا باپ سے ملا دے - اور مر بھی گیا - لیکن جی اُٹھا - اور پکارتا ہے کہ (مرنے تک ایماندار رہ تو میں زندگی کا تاج تجھے دونگا) - (اور وہ جو غالب ہوتا ہے اور میری باتوں کو آخر تک حفظ کر رکھتا ہے - میں اُسے قوموں پر اختیار دونگا - اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کریگا - کہ وے کمہار کے برتنوں کی مانند چکنا چور ہو جائیں گے ::

ارے آؤ - تم جو بادشاہت کی ہوس میں ہما کو ڈھونڈھتے پھرتے ہو - اس انسان کے پاس جس کا میں نے ذکر کیا - وہ یسوع مسیح ہے - فقط آمین ::

راقم

دینا ناتھ رشاد - از سیالکوٹ

ہنود و بند پرستی

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں

تسلیم

پٹھانکوٹ میں ایک بڑا بھاری بندر مدت سے رہتا تھا - جس کو ہندو لوگ ہنومان سمجھ کر بڑی عزت سے مٹھائی وغیرہ کھلایا کرتے تھے - اور اُس کو مارنا بہت بُرا جانتے تھے :: اکثر اوقات وہ خود بھی ہنومانی طاقت دکھلا کر زبردستی جو کچھ ملتا تھا کھا پی جاتا تھا - جس سے شہر کے لوگ تنگ آگئے تھے :: کئی دفعہ اُس کو مارنے کے لئے کئی طرح زہر دیا گیا - لیکن اُس نے کھایا - اور بندوق کا نشانہ بھی بنایا گیا لیکن وہ نشانہ نہوا - کیونکہ بڑا پھرتیلا اور چالاک تھا - اس پر چند ہندو خیال کیا کرتے تھے - کہ اُس کو ہنومان دیوتا بچائے رکھتا ہے :: آج وہ بندر شہر میں ایک کوٹھے پر مرا ہوا ملا - حالانکہ گذشتہ رات کو تندرست تھا :: چند ہندوؤں نے اکٹھے ہو کر اُسکی بڑی تعظیم کی - اور غسل دیا - اور کفن ڈالکر ایک ٹوکری میں جوگی آسن لگا کر بٹھلایا - اور جوگی قبرستان میں دفن کرنے کو لے گئے :: اُسکے جنازہ کے پیچھے ہندوانی رسم کی بموجب سنکھ بجاتے اور رام رام کہتے جاتے تھے بڑے تپاک سے نمک ڈالکر اُسکو دبایا :: اُمید ہے کہ روئی بھی کریں گے - اور ضرور ہے - کہ جاہل عورتیں اُس کو ہنومان دیوتا کا استھان خیال کر کے کسی روز اُس کی قبر پر منتیں ماننے لگ جائیں گی :: یہہ برہمنوں کی تعلیم کا اثر ہے :: ارے ہندو بت پرستو ہوش سنبھالو - کیا ہو گیا - روشنی کے زمانہ میں اندھیرے میں کیوں چلتے ہو؟ ایسے کرموں سے پرمیشر خوش نہیں ہوتا اور نہ تمہاری مکتی ہوگی :: آؤ سچے گورو کا پلا پکڑو - اگر تم مکتی چاہتے ہو تو اُس کی آواز کو سنکر اُس کے پاس آکر آرام پاؤ - وہ تم کو بھرم کے دریا سے پار کریگا - وہ سچا گورو نجات دہندہ خداوند مسیح ہے :: اُس کے بندوں کی طرف ذرا آنکھیں کھولکر دیکھو وہ ایسے ویسے جھوٹھے پھندوں سے نکل کر مسیح کے سایہ میں آرام کر رہے ہیں :: وہ تمہاری طرح تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے پیچھے جگہہ بجگہہ مکتی کے واسطے مارے مارے نہیں پھرتے - دیکھو خداوند مسیح کیا آواز دیتا ہے - اے گناہ کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے لوگو میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہے " حق اور زندگی میں ہوں " :: (آمین)

الراقم

سیوا سنگھ - پٹھانکوٹ ::

غلط بیانی

اس زمانہ میں ہندوستان کے ہندو محمدی نئی روشنی بابو کہیں - کہ بیبل کی اشاعت سے مستفیض ہو کر اسقدر شرماتے ہیں - کہ جو امور اُن کی مذہبی کتابوں میں درج ہیں اُن کی تاویلیں کر کے حال کے خیالات کے مطابق کرتے ہیں یا جن امور سے اُن کے پیشواؤں پر حرف آتا ہے - اُسکو جھٹلاتے ہیں :: جب سے محمدی دین کھڑا ہوا ہے - تب سے اُس کے پیشوا جہاد کرتے آئے - اور اُس کی تعلیم دیتے رہے - مگر اس زمانہ میں محمدی تعلیم یافتہ اس سے شرماکر اسکی تاویل کرتے

ہیں۔ کہ انگریزوں سے جہاد جائز نہیں ہے :: اس سے ہم خوش ہیں۔ اور نیز مشکر گذار۔ کہ یہہ جاہلانہ خیال لوگوں کے دلوں سے اکھاڑا جاوے۔ مگر جہاں محمدی حکومت ہے کابل وہاں ایسے خیالات مستحسن کا اظہار بھی جرم ہے ::

اب پیسہ اخبار لاہور (۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء) ایک اخبار کے ایڈیٹر نے کچھ ہندسوں کی غلطیاں۔ کچھ رائیوں کے تخالف کا ذکر کرکے اس واقعہ کو مٹانا چاہا ہے :: جو چار دانگ عالم میں مشہور ہے۔ اور جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ یعنے یہہ کہ "خلیفہ عمر نے سکندریہ کے کتب خانہ کو نہیں جلایا" حالانکہ یہہ امر ہر ملک کی تاریخ میں درج ہے :: شروع زمانہ تعلیم انگریزی میں میرے اُستاد محمدی عالم ہوشیار نے کہا تھا۔ کہ اقلیدس کی بعض کتابیں اس واسطے نہیں ہیں۔ کہ خلیفہ عمر نے جب سکندریہ کا کتب خانہ جلایا تھا تب اُس میں جل گئیں :: یہہ اس نے بڑی علماء کے کتابوں سے سیکھا ہوا تھا۔ وہ اس زمانہ کی پیشینگوئی کرنا نہ جانتا تھا۔ کہ ایک زمانہ آویگا جبکہ اس مشہور واقعہ سے انکار کرنا قرین مصلحت ہوگا :: خدا کا خوف کرو۔ آپ بھول گئے۔ کہ کتنے عرصہ تک سکندریہ کے حمام اس کتب خانہ کی کتابوں کے جلانے سے گرم رہے۔ آپ کو یاد نہیں رہا۔ کہ خلیفہ عمر نے کیا کہا تھا۔ کہ اگر یہہ علوم قرآن کے مطابق ہیں۔ تو سب امور قرآن میں آگئے۔ اور اگر قرآن کے برخلاف ہیں۔ تو انکی ضرورت نہیں :: دونوں حالتوں میں نتیجہ یہہ ہے کہ کتب خانہ جلایا جاوے چنانچہ جلایا گیا۔ اور مہینوں اُس کی بدولت سکندریہ کے حمام گرم رہے :: کچھ ہی کرو کیسی ہی باتیں بناؤ دیسل کی روشنی کے آگے سب چراغ ٹمٹمارہے ہیں جو عنقریب گل ہوجائیں گے۔ اور مسیحی مذہب سب مذاہب کو ہٹاکر آپ اُن کی جگہہ قایم ہوگا جیسا کہ دیگر ممالک میں ہوا ہے :: البتہ یہاں کے قلعے ذرا مضبوط ہیں۔ مگر ایک دم ایسے ٹوٹیں گے کہ اینٹ پر اینٹ نظر نہ آویگی۔ اور "ساری بادشاہتیں ہماری خداوندکی ہوجاویں گی" اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا :: غور کرو۔ تاریخ کو بدلنے کا ارادہ مت کرو۔ ایک واقعہ یا فیصلہ کو جھٹلانا تمہارا کام نہیں جبکہ تم اُس واقعہ کے وقوع کے وقت موجود نہ تھے ::

راقم
ایک تاریخ دان

واقعات او رسوانح

کتّے کی وفاداری

انگلستان کے قصبہ ہرٹ فورڈ شائر میں مندرجہ ذیل ماجرا نہایت تعجب خیز ہوا :-

ایک دس برس کی لڑکی پل کے اوپر سے دریا میں گر پڑی۔ اور گرتے ہی غوطے کھانے لگی۔ لوگ اِدھر اُدھر دوڑنے لگے اور غل مچانے لگے۔ مگر کسی کی ہمت نہ پڑی کہ دریا میں جاکر اُسے بچاوے۔ پولس والے بجائے لڑکی کی جان بچانے کے اس تحقیقات میں مصروف ہوئے کہ یہہ واردات قتل کی ہے یا خودکشی کی۔ مگر اسی اثناء میں ایک گلیوں کا کتّا دریا میں کودا اور تیر کر لڑکی کا کپڑا کھینچتا ہوا کنارہ تک لے آیا۔ اور جب اُسنے محسوس کرایا کہ اسکی جان سلامت ہے تو مارے خوشی کے کودنے لگا اور اُس کا منہہ چاٹنے لگا۔ اس غریب کتّے نے اس لڑکی کو کسی کارخانے میں دیکھا تھا اور اُس محبت کے حق کو اُس نے یہاں نبھا دیا۔ لوگ اُس کتّے کو پکڑنے لگے مگر وہ سب کے دیکھتے دیکھتے ہی بھیڑ کو چیر کر نظر سے غائب ہوگیا ::

احسان کا بدلا

اسی طرح سے ایک اور مکھی* کا ماجرا ایک اخبار میں شایع ہوا ہے۔ صبح کے وقت ایک یورپین حاضری پر بیٹھا تھا۔ مکھن میں اُس نے دیکھا کہ ایک مکھی پھنسی ہوئی ہے۔ پہلے اُس نے خیال کیا کہ اُس کی موت آئی ہے۔ چھری سے اُس کو کاٹکر باہر پھینک دو۔ مگر چونکہ رحمدل آدمی تھا اُس نے ایسا کرنا مناسب خیال نہیں کیا۔ اور اُسے ہاتھ سے نکال کر رومال سے مکھن پونچھ کر فوراً اُڑا دیا۔ رات کو اتفاق سے اُس کے گھر چور آئے اور وہ سب مال متاع لے کر چلنے کو ہی تھے صرف ایک طشتری اٹھانی باقی رہ گئی تھی کہ مکھی نے مالک خانہ کو جس نے صبح اُسے مکھن سے آزاد کیا تھا ناک کے پاس بھنبھنا کر بیدار کردیا۔ اس کے جاگتے ہی چور گھبرا کر اور سب مال چھوڑ کر بھاگ گئے جب مالک نے مال کو سنبھال لیا تو مکھی خوشی سے اوڑتی ہوئی اُس کے ہاتھ پر آبیٹھی اور مالک نے اُس کے چمکیلے پروں سے فوراً شناخت کرلیا کہ یہہ وہی مکھی ہے جسے میں نے صبح مکھن سے نکالا تھا ::

دہلی

مسمیان مراد علی و رحمت علی جو اپنے تئیں کمیٹی کا جمعدار و چپڑاسی ظاہر کرکر شہر کی کسبیوں کو قانون دکھائی کی دھمکی دیکر رشوت حاصل کیا کرتے تھے ان کو بتاریخ ۱۳ ماہ حال حسب دفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند عدالت ڈپٹی کمشنر دیال صاحب سے تین تین ماہ قید سخت منجملہ اس کے دو دو ہفتہ قید تنہائی اور دس دس روپیہ جرمانہ ورنہ ایک ایک ماہ دیگر قید سخت کی سزا ملی۔ علی شیر سوار محکمہ پولیس کو بجرم مقابلہ کرنے اور تعمیل حکم نکرنے اپنے دفعدار مسمی میر خان کے عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے زیر دفعہ ۲۹- پولیس ایکٹ بتاریخ ۱۱ ماہ حال دو ماہ قید کی سزا ہوئی۔ بتاشوں کی گلی میں کئی ہزار کی چوری ہوگئی تھی پولیس کی کوشش سے تمام مال برآمد ہوگیا اور ملزموں کو جنکا چالان عدالت میں کیا گیا تھا ڈیڑھ ڈیڑھ برس کی قید ہوئی۔ ایک عورت پر ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا ::

*یہہ صرف ایک اخباری چٹکلہ معلوم ہوتا ہے اور بس (اڈیٹر)

آریہ سماج

جریدۂ روزگار لکھتا ہے - کہ حیدر آباد میں ایک آریہ سماجی سوامی جی مہراج تشریف لائے ہیں - اور لکچر دیا کرتے ہیں جن سے اکثر اہل ہنود برافروختہ نظر آتے ہیں - اور چونکہ فساد کا اندیشہ ہے - لہٰذا ہمارے بیدار مغز کوتوال بلدہ نواب اکبر جنگ بہادر نے ان کے جلسہ ہائے لکچر معلائی علاقہ میں ہونے کی ممانعت کر دی ہے - علاقہ زرِ ید فسی میں لکچر ہوا کرتے ہیں :: اگرچہ ہر ایک اہل ملت و مذہب کو اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے عام آزادی کا دینا ضرور ہے - اور دولتِ نظام میں بھی یہی اصول قایم ہیں - مگر اس موقع خاص میں جو انتظام کیا گیا ہے - وہ صرف فساد و فتنہ کے انسداد کی غرض سے ہوا ہے :: اس موقع پر ہمارے بیدار مغز کوتوال کو اس امر کے جتلانے کی بھی ضرورت ہے - کہ اس فرقہ کے صدر انجمن کی طرف سے بعض رسالے اُردو میں طبع ہوئے ہیں - جن میں اسلام کی سخت توہین و تذلیل کی گئی ہے - اور پاجیانہ طور پر مغلظات کا استعمال ہوا ہے جو شروط مباحثہ و حدود مباحثہ مذہبی سے باہر ہے - اور جن کے دیکھنے سے اول درجہ کی اشتعالک طبع ہوتی ہے - جن میں خدائے اسلام اور پیغمبر اسلام کو گالیاں دی ہیں - اور ایسے رسالے اور کتب حیدرآباد میں شایع ہو رہے ہیں - جو فتنہ و فساد کی بنیاد ڈالنے والے ہیں :: کوتوال صاحب کو چاہئے - کہ وہ اِن رسالجات اور کتب کی اشاعت ہرگز حیدرآباد میں نہ ہونے دیں - اور بذریعہ صاحب رزیڈنٹ سرکار کو ضرور ہے - کہ اپنے ملک کے امن کے لحاظ سے اِس فرقہ کے لوگوں کی سخت نگرانی رکھیں ::

جاپانیوں کا سیر ہندوستان

دو جاپانی فوج کے آفیسر جو ۲ مہینے سے ہندوستان میں ملٹری تجربات حاصل کرنے آئے ہوئے ہیں - ماہ حال کو بمبئی اور کراچی کی سیر کرتے ہوئے کوئٹہ پہنچے ان کے ہمراہ ایک پولیس آفیسر اور ایک فوجی آفیسر ہے - رات کو جنرل ایک صاحب بہادر کے ساتھ انہوں نے کھانا کھایا ایک جاپانی آفیسر نے جو انگریزی زبان بڑی صفائی سے بولتا ہے کہا کہ ہم ہندوستان کی سیر و سیاحت سے بہت محظوظ ہوئے - بالخصوص بمبئی جیسے عالی شہر کی شان و شوکت اور تجارتی کاروبار دیکھکر نہایت ہی خوش ہوئے - کراچی بندر جنگی لحاظ سے ایک ضروری مقام ہے - ہندوستانی فوج کی اُنہوں نے نہایت تعریف کی - گورکھا اور سکھ سپاہیوں کے دیکھنے کے وہ نہایت مشتاق ہیں غالباً یہہ دونوں آفیسر لاہور کے ریویو افواج میں بھی شریک ہونگے ::

کُتّے کی قدر

لارڈ روزبری وزیر اعظم انگلستان لورپول سے ڈبلن کو جہاز پر جاتے تھے - اُن کا کتا جس کا نام ٹمن تھا جہاز پر سے پانی میں گر گیا - لارڈ موصوف نے کپتان سے کہا کہ کپتان جہاز کو روکو - کپتان نے کہا کہ ہمیں صرف آدمی کے گر جانے پر جہاز روکدینے کا حکم ہے - لارڈ صاحب بولے خیر تو یہہ آسان ہے - اور یہہ کہکر سمندر میں کود پڑے - جہاز روکا گیا - اور لارڈ صاحب کتے کو لیکر سلامت نکل آئے - اور جہاز پر اُٹھا لئے گئے +

لاہور

اخبار عام لاہور کی خبر لکھتا ہے کہ ۱۵ - اکتوبر سوموار کی ایک نہایت عجیب خبر سنی گئی ہے کہ ایک شخص ایک بیمار کا قارورہ لیکر ایک مشہور حکیم کے پاس دکھانے کو لایا حکیم صاحب نے قارورہ دیکھ شخص مذکور کو کہا کہ مریض کو آج دہی دیدو جس سے حکیم کی مراد تھی کہ وہی پہلے والا نسخہ بیمار کو دیا جاوے شخص مذکور عجب سادہ لوح تھا - کہتے ہیں کہ اُس نے وہی قارورہ مریض کو پلا دیا - اور مریض بھی سمجھا کہ آج حکیم صاحب نے ایک نئی دوائی دی ہے - اور زیادہ عجیب یہہ ہے کہ مریض مذکور جو بہت ہی بیمار تھا جھٹ پٹ تندرست ہو گیا اور خود حکیم صاحب کی خدمت میں شکر بجا لانے کو حاضر ہوا - حکیم صاحب نے دوائی کا جب حال دریافت کیا تو مارے تعجب کے انگشت بدندان رہ گئے :: یہہ خبر سنکر ایک بزرگ نے ایک اور واقعہ سنایا کہ مشہور حکیم بی بے اے (جو ملتان کے دیوان ساون مل نے لاہور میں خیراتی علاج کرنے کے لئے ایک روپیہ روزانہ پر مقرر کیا ہوا تھا اور دوائی مفت دیجاتی تھی جس کا خرچ بھی دیوان صاحب اُٹھاتے تھے - اسطرح قریب سو ڈیڑھ سو ماہوار دہرم ارتھ خرچ کرتے تھے) کے پاس ایک جاٹ علاج کرانے آیا حکیم صاحب نے نسخہ لکھکر دیدیا اور کہا کہ اس کو تین دفعہ پانی میں ڈالکر پینا - یا ؛ بھر پانی کو اُبالنا جب نصف رہجائے تو پی لینا جاٹ نے جاکر اُسی نسخہ کا غذ کے پرزے کو پانی میں ابالنا شروع کیا اسی طرح تین دفعہ کیا - خدا کی قدرت اسی پانی سے جاٹ مذکور اچھا ہو گیا - حکیم صاحب کو جب حال معلوم ہوا تو حیران ہوئے +

مذہبی جھگڑے اور گورنمنٹ کی پالیسی

لارڈ ہیرس صاحب گورنر بمبئی نے ۱۱ - اکتوبر کو احمد نگر میں تشریف لاکر میونسپل کمیٹی کے ایڈرس کے جواب میں ایک نہایت بامعنی تقریر کی - اُنہوں نے فرمایا کہ اس علاقہ دکن میں ایک دو واردا تیں اس قسم کی وقوع میں آئی ہیں کہ باشندگان شہر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی جو پولیس کی معرفت دئے گئے تھے عدولی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا - پولیس کا فرض ہے کہ صاحب مجسٹریٹ کے احکام کی تعمیل کرے اور پبلک کو بخوبی سمجھنا چاہیے کہ اُس کو بھی اُن احکام کی پیروی کرنی بہمہ وجوہ لازم ہے اگر احکام ناجایز ہیں تو عدالت میں اُن کی بابت چارہ جوئی کی جاسکتی ہے - اور اگر وہ ناواجب طور پر سخت ہیں تو گورنمنٹ کی خدمت میں اپیل پیش کر سکتے ہیں - لیکن تاوقتیکہ احکام مذکور ناجایز ثابت کئے جائیں یا منسوخ یا ترمیم کئے جائیں - ان کی تعمیل ہر حالت میں کرنی واجب ہے - اگر سول حکام کے

سخت احکام کی تعمیل پر زور دیا جاتا ہے تو یہہ موقع نہیں ہے کہ لوگ اپنے تئیں شہید ظاہر کریں۔ مذہبی جھگڑے اور پولیس کی نگرانی صرف ہندوستان میں ہی محدود نہیں ہے۔ اگر آپ انگلستان کے اخبارات کو پڑھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بالفاسٹ اور ایسبورن وغیرہ مقامات میں ایسی ہی مثالیں وقوع میں آتی ہیں اور یہہ قاعدہ تمام قوموں اور تمام فرقوں میں عام ہے کہ سول حکام کے احکام کی تعمیل اُس وقت تک بہر صورت کیجاوے کہ جبتک عدالتوں میں ثابت نہ کیا جاوے کہ وہ ناجائز تھے یا کہ جبتک گورنمنٹ اُن احکام کی ترمیم کا حکم نہ دے۔ ہم صدق دل سے اُمید کرتے ہیں کہ بہتر مشورے غالب آئیں گے اور حکام کے احکام کی مخالفت کی وارداتیں گوشگذار نہیں ہوا کرینگی۔ کیونکہ حکام کا کام ہی یہہ ہے کہ تمام خطرات کا مقابلہ کرکے امن کو قائم اور برقرار رکھیں۔ رفتہ رفتہ ہر ایک فرقہ کے طریق عمل کی بابت رواج کی شہادتوں اور نیز رضامندی سے فیصلہ کیا جاویگا۔ لیکن اس موقع پر احاطہ بمبئی کے اور تمام ہندوستان کے لئے برٹش گورنمنٹ کا فرض یہہ ہے کہ اس قسم کے جھگڑوں کی نسبت سخت بے رعایتی کی پالیسی کا برتاؤ کرے۔ بعض خودغرض اور بے ایمان لوگ اتہام لگاتے کہ ہم اس یا اُس فرقہ کی طرفداری یا مخالفت کرتے ہیں اور کریں گے۔ لیکن یاد رکھو کہ یہہ بالکل غلط اور محض من گھڑت ہے۔ ہم ابتک بالکل بے طرفدار رہے اور آیندہ بھی ایسے ہی رہیں گے اور ہم کو اپنے فرض سے نہ تو خوشامد متجاوز کر سکتی ہے اور نہ ملامت ✦ (عام)

امیر کابل صاحب

امیر صاحب کی وفات کی خبر ابتک محض افواہی ہے۔ لیکن سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ وہ زندہ ہیں ؞ ۱۲ اکتوبر کو شملہ سے یہہ خبر آئی کہ ابتک کوئی پختہ خبر موصول نہیں ہوئی اگرچہ اُس کے عنقریب موصول ہونیکی پختہ امید ہے ؞ ۱۳ تاریخ کو یہہ خبر آئی کہ امیر صاحب کی حالت بدستور نازک ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ موت کس آن اپنا کام تمام کریگی ؞ ۱۰ تاریخ کو لنڈن سے یہہ خبر آئی کہ لارڈ رابرٹس صاحب نے امیر صاحب کی سخت بیماری کی نسبت ایک ملاقاتی سے بیان کیا کہ ہمارے خیال میں درصورت فوت ہونے امیر عبدالرحمن کے جو یورپین کابل میں مقیم ہیں اُن کے حق میں بہتر ہوگا کہ وہ جسقدر جلدی ہو سکے کابل سے چلے آئیں کیونکہ افغان لوگ تمام عیسائیوں کے جانی دشمن ہیں اور ان کا قتل کرنا داخل ثواب تصور کرتے ہیں ؞ انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ لارڈ رابرٹس صاحب کا یہہ خیال کابل کی موجودہ حالت میں درست نہیں ہے کیونکہ گذشتہ عرصہ دو سال میں بہت سے یورپینوں کو کابل جانے اور وہاں کے حالات کے بخوبی پرکھنے کا موقع ملا ہے وہ سب اس بارہ میں متفق الرائے ہیں کہ افغانوں کے خیال میں بالعموم نہایت خاطرخواہ تبدیلی وقوع میں آئی ہے ؞ کابلی لوگ اس عرصہ میں یورپین لوگوں کی اپنے ہاں موجودگی کے عادی ہوگئے ہیں اور وہ یورپینوں کو امیر صاحب کے مفید ملازم تصور کرتے ہیں خصوصاً اس لئے کہ انکی وساطت سے حفاظت افغانستان کے لئے بندوقیں اور سامان جنگ افراط سے طیار کیا گیا ہے ؞ افغان لوگ کیا افسر اور کیا رعایا تسلیم کرتے ہیں کہ انگریز ہمارے دوست ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سامان جنگ کے عمدہ ہتھیار جو اسوقت اُن کے قبضہ میں ہیں یہہ سب انگریزوں ہی کی برکت ہے ؞ ان خیالات کے لحاظ سے یہہ ممکن ہے کہ درصورت وفات امیر صاحب کے کابل کے یورپین لوگ خطرہ میں نہیں ہوں گے۔ اور اس کے ساتھ جب اسبات پر غور کیجاتی ہے کہ تخت کابل کے جانشین کو سب سے پہلے گورنمنٹ ہند کی رضامندی کی ضرورت ہوگی کہ جس کے حصول کا اول طریق یہہ ہے کہ کابل کے انگریزوں کی بخوبی حفاظت کیجاوے تو لارڈ رابرٹس صاحب کا خیال اور بھی غلط معلوم ہوتا ہے ؞ ۱۷ تاریخ کو لنڈن سے یہہ خبر آئی کہ صاحب وزیر ہندوستان بمعہ انڈیا آفس کے افسروں سے گفتگو کرنیمیں مصروف رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گفتگو کا مضمون افغانستان سے متعلق تھا کہ امیر صاحب کے مرجانیکی صورت میں جو نازک حالت پیش آئیگی اس میں کیا کارروائی کی مناسب ہوگی ؞ ۱۷ تاریخ کو شملہ سے یہہ خبر آئی کہ اب اسبات کا پختہ یقین ہے کہ امیر صاحب کی رگوں میں خون بہہ رہا ہے ؞ اس کے بعد پشاور سے یہہ خبر پہنچی کہ امیر صاحب کی بیماری کی نسبت جو خبر کابل سے آئی تھی وہ مبالغہ آمیز تھی اور گو وہ بیمار بہت ہیں ان کی حالت ایسی خوفناک تصور نہیں کیجاتی جیسی کہ ۸ تاریخ کو بیان کی گئی تھی اور کہ امیر صاحب کی بہتر حالت کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ حضور کمانڈر انچیف نے دورہ پر جانیکا ارادہ جو فسخ کر دیا تھا اب وہ ۱۹ تاریخ کو دورہ پر روانہ ہو جائیں گے ؞ ۱۰ تاریخ کو شملہ سے یہہ خبر آئی کہ کابل سے کوئی معتبر خبر پشاور میں نہیں پہنچی ہے لیکن عموماً یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب ابتک زندہ ہیں اور ان کی حالت روبترقی ہے۔ علاوہ بریں گورنمنٹ ہند کے پاس ایک چٹھی کابل سے براہ راست پہنچی ہے لیکن اس میں امیر صاحب کی وفات کا کچھ بھی ذکر نہیں پایا گیا ؞ جس وقت امیر صاحب کی سخت بیماری کی خبر اول اول شملہ میں پہنچی یہہ افواہ مشہور تھی کہ تمام یورپین ملازم جو کابل میں موجود ہیں وہاں سے واپس آنے کے لئے بیچین ہو رہے ہیں اور انہوں نے گورنمنٹ سے بذریعہ تار یہہ التجا کی تھی کہ ہمکو حفاظت سے لیجانے کے لئے ایک جنگی اردل فوراً روانہ کیجاوے۔ بہرحال گورنمنٹ کا کسی جنگی اردل کے روانہ کابل کرنے کا بالفعل ارادہ نہیں ہے۔ خصوصاً اس وقت تک کہ کابل سے مزید خبر موصول نہ ہو ✦

جس حالت میں اس مضمون کی خبریں اخباروں میں شایع ہوئی ہیں لاہور کے روزانہ انگریزی اخبار نے چھاپا ہے کہ ہمارے پاس دیسی ذرایع سے امیر صاحب کے مرجانیکی خبر پہنچی ہے۔ یہہ ایک عجیب چال ہے کہ جس کے متعلق ایک

نوٹ اسی اخبار کے دوسرے کالموں میں درج کیا جاتا ہے لیکن اخبار مذکور کیا لکھتا ہے وہ بھی قابل اس کے ہے کہ ہدیہ ناظرین کیا جاوے ؛ پشاور سے یہہ خبر لاہور میں پہنچی ہے کہ امیر صاحب کو فوت ہوئے دو تین روز ہو گئے ہیں ۔ امیر صاحب کو چند روز پہلے سے معلوم ہو گیا تھا کہ اب انجام قریب ہے قبل وفات کے اُنہوں نے اپنے ولیعہد کو طلب کیا اور اس کو آخری باتیں بطور نصایح کے کہیں ۔ اس وقت بعض دیگر معتبر مشیر اور رئیس بھی بلائے گئے تھے اور سر سالٹر پاین بھی جن کو کابل میں بڑے صاحب کے نام سے پکارتے تھے ان میں شامل تھے ۔ امیر صاحب نے اسوقت سر سالٹر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ جس لیاقت ایمانداری اور سرگرمی سے ہماری خدمت انجام دی ہے اسی طرح میرے بیٹے کی خدمت میں کمربستہ رہنا ۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ ہم پاین صاحب کے احسان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے کہ انہیں کی وساطت سے ہمارے تعلقات گورنمنٹ ہند کے ساتھ نہایت مضبوط اور دوستانہ ہو گئے ہیں ؛ دوسرے یورپین جو کابل میں انکی ملازمت میں ہیں ان کی خدمات کی نسبت بھی امیر صاحب نے قدردانی کی رائے ظاہر فرمائی اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ خبردار بیٹا ان لوگوں کو کبھی ناراض نہ کرنا ۔ اُنہوں نے سردار حبیب اللہ خان سے کہا کہ بیٹا انگلستان سے ہمیشہ دوستانہ تعلقات قایم رکھنا اور انگریزوں کی دوستی سے تم بہت فائدہ حاصل کروگے ۔ یہہ لوگ ابتدا میں دھیمے ہیں لیکن انجام میں مضبوط اور ثابت قدم ہیں ۔ اگر اُن کا سہارا جاتا رہا تو بیٹا تم تخت پر محفوظ نرہ سکوگے ؛ امیر صاحب نے روسیوں کی نسبت حقارت آمیز گفتگو کی اور اپنے لخت جگر کو نصیحت کی کہ انگریزوں کو ہر حال میں اُنپر ترجیح دینا ۔ روسیوں سے مدد کی امید کرنا فضول ہے حالانکہ انگریز ہمیشہ امداد دیا کریں گے ؛ فرمایا کہ ہم کو دونوں کی دوستی کا تجربہ ہے اور ہم انگریزوں کو روسیوں پر ترجیح دیتے ہیں ؛ امیر صاحب نے اپنے ولیعہد اور دیگر حاضرین کو تاکید کی کہ کابل میں جو انگریز اور میم صاحبات مقیم ہیں ایسی کوشش کرنا کہ ان کا بال بیکا نہونے پائے ۔ انگریزی اور افغانی گورنمنٹ کی دوستی کا بہت کچھ مدار اسبات پر ہوگا کہ ان لوگوں سے کس قسم کا سلوک کیا جاتا ہے ۔ پس خیال رکھنا کہ انگریز باشندوں کو کسی طرح اذیت نہ پہنچے اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آیا جس سے کابل کے انگریزوں کی حفاظت معرض خطر میں پڑے تو یہہ سخت بدنصیبی کی بات ہوگی اور شاید اسکا نتیجہ یہہ ہو کہ سردار حبیب اللہ خاں تخت سے ہاتھ دھو بیٹھیں ؛ پھر اپنے بیٹے سے کہا ہر ایک معاملات میں میری قایم کی ہوئی پالیسی کی پیروی کرنا ۔ اُنہوں نے اُن جنرلوں اور وزیروں اور مشیروں کے نام ظاہر کئے جنکو امیر صاحب معتبر سمجھتے رہے اور اپنے بیٹے سے کہا کہ خبردار ان کو کبھی ناراض مت کرنا ؛ سردار حبیب اللہ خان کو مفصل نصیحت کی گئی کہ مختلف بڑے خاندانوں اور فرقوں کے سرگروہ لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے کہ جنکا اثر ملک میں بہت مانا جاتا ہے اور جو ہمارے بعد تمہیں مدد دینے یا تنگ کرنے میں بہت کچھ کر سکتے ہیں ؛ امیر صاحب کی وفات کی خبر پر تمام کابل میں رنج کا اظہار ہوا اور یہہ خبر آناً فاناً تمام افغانستان میں مشہور ہو گئی +

(عام)

جنگ چین و جاپان

یاکوہاما سے جو خبر اس مضمون کی آئی تھی کہ جاپانیوں نے دریائے یالو کے جنوبی کنارہ پر قبضہ کر لیا ہے اور چینی فوج کو وہاں سے بھگا دیا ہے اس کی تصدیق ہو گئی ؛ لنڈن سے ۱۳- تاریخ کو یہہ خبر آئی ہے کہ یہہ بات پختہ ذریعہ سے معلوم کی گئی ہے کہ انگلستان اس وقت یورپین طاقتوں کے اسبات پر مایل کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہا ہے کہ وہ باہم ملکر چین و جاپان کی جنگ کو بند کرا دیں ؛ شنگھائی سے خبر آئی ہے کہ یالوندی کے دہانہ پر کے مقام دیچو میں جاپانی فوج داخل ہو گئی ہے ۔ یہاں سے موکدن کا متبرک مقام صرف ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے اور یہاں سے جاپانی فوج آگے بڑھنے کے لئے آمادہ ہو رہی ہے ؛ چینی لوگ یالوندی کے شمالی کنارہ پر قابض ہیں اور وہاں بہت مضبوطی سے مورچہ بندی کی ہے ۔ دریا کے عبور کرتے ہی ایک سخت جنگ کے ہونے کی اُمید کیجاتی ہے اور درحالیکہ جاپانی فوج اس جنگ میں کامیاب ہو گئی وہ ضرور دس روز کے اندر منچوریا کے مقدس مقام موکدن پر جا پہنچیگی ؛ بعد میں یہہ خبر آئی ہے کہ اگرچہ چین جنگ سے تنگ آکر صلح کی تجویز جاپان کے آگے پیش کر رہا ہے ۔ چین یہہ تسلیم کرنے کو تیار ہے کہ کوریا کے ساتھ اسکا کچھ تعلق نہ رہے یعنے یہہ علاقہ اس کی حکومت سے آزاد کیا جاوے اور علاوہ بریں جنگ کا ہرجانہ بھی جاپان کو دینے کو طیار ہے ؛ یاکوہاما سے یہہ خبر آئی ہے کہ جنرل نادزو جس کے قابل تعریف منصوبہ سے جاپانی فوج نے ۱۵ ستمبر کی عظیم جنگ میں جو پنگیانگ میں ہوئی تھی چینیوں کو سخت شکست دی تھی اس جاپانی فوج کی کمان پر تعینات کیا گیا ہے جو منچوریا پر حملہ کرنے کو بڑھ رہی ہے فیلڈ مارشل کونٹ یاماگاٹہ اُس جاپانی فوج کی افسری پر مقرر کیا گیا ہے جو پنگیانگ پر قبضہ جمائے ہوئے ہے ۔ ٹوکیو سے اس مضمون کی خبر آئی ہے کہ جاپان کا پختہ ارادہ یہہ ہے کہ جبتک چین اسبات کی پختہ ضمانت نہ دیگا کہ وہ آیندہ کوریا کے معاملات میں قطعی دست اندازی نہیں کرے گا اور علاوہ ازیں تاوقتیکہ وہ کافی و وافی رقم ہرجانہ کے معاوضہ میں ادا کرنی منظور نکریگا جاپان مطلق جنگ سے باز نہیں آیگا اور لڑائی جاری رکھے گا +

(مشا)

لنڈن

۱۵- اکتوبر ۔ امیر عبد الرحمٰن والئے کابل کی خطرناک بیماری کی خبر معتبر ذریعے سے تصدیق ہوئی ہے ۔ امیر کی بیماری کی نسبت پچھلے دنوں ہندوستان میں افواہیں اوڑ رہی تھیں ۔ حضور وایسرائے کی کونسل نے معاملات افغانستان پر بسرعت تمام بحث شروع کر دی ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

روسی اخبار نووستی لکھتا ہے کہ ہم کو فوراً کوریا اور صوبہ منچوریا پر قبضہ کر لینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے سائبیریا کی ریلوے کو سیول پایہ تخت کوریا تک توسیع دی جائیگی۔

افواہ ہے کہ چین جنگ سے تنگ آگیا ہے اور جاپان سے صلح کی درخواست کی ہے۔ چین نے منظور کیا کہ کوریا میں جاپانی اختیار ہے نیز جنگ کا ہرجانہ دیگا۔ جاپانی معقول ہرجہ جنگ اور کامل قبضہ کوریا چاہتے ہیں۔

مغربی افریکہ میں برٹش فوج نے نانا کے قلعہ پر قابض ہو کر بہت کچھ سامان جنگ حاصل کیا ہے منجملہ اُس کے ۷۵ کارگر توپیں بھی ہیں۔ نانا فرار ہو گیا ہے اور برٹش فوج اُس کے تعاقب میں لگی ہوئی ہے۔

گورنمنٹ مڈیگاسکر نے یورپ سے دو لاکھ بندوقیں منگوائی ہیں جو فوج کے لئے غیر مکتفی ہیں۔ اگر فرانس سے جنگ ہوئی تو مڈیگاسکر تین سے چار لاکھ تک فوج میدان جنگ میں لا سکے گا۔

مڈیگاسکر کی فرمانروا ایک ملکہ ہیں جنگی فوج باڈی گارڈ کی تعداد ۲۰ ہزار ہے۔ ملکہ مڈیگاسکر کو یقین واثق ہے کہ اگر فرانس سے جنگ ہوئی تو انگریز اُن کی حمایت ضرور کریں گے۔

امیر کابل کی سخت بیماری کی خبر آئی ہے۔ اس سے شملہ میں بڑی تشویش ہے۔ معاملات افغانستان پر غور کرنے کے لئے کونسل وائسرائے کا خاص جلسہ منعقد کیا گیا دیکھئے اگر وہ مر گئے تو کیا ہو۔

پونا کے فساد کے متعلق بارہ برہمن جن میں بعض میونسپل کمشنر اور چیرمین میونسپلٹی ہیں۔ جیل خانے بھیجے گئے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے پیچھے عوام الناس فساد کے لئے انڈا دھند اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

آگرہ میں بخار کی شکایت تو پہلے ہی سے تھی۔ مگر ۱۳۔ اکتوبر کو سنا گیا کہ ۱۰ موتیں ایک رات میں ہیضہ سے ہوئیں یہہ سب عدم صفائی کا طفیل ہے کہ بدبودار ہودوں کا پانی ہر وقت چاروں طرف رہتا ہے۔

نسیم آگرہ بڑے زور سے لکھتا ہے کہ چوروں کے حوصلے یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ وہ ضلع کی کچہری سے کورٹ انسپکٹر کے کمرے کا تالا توڑ کر دری وغیرہ چرا لے گئے اور پھر خزانہ کے تالوں کو دوسری کنجیوں سے آزماتے ہوئے گرفتار ہوگئے۔

اجمیر۔ شیو نراین پارسل کلرک ڈاکخانہ اجمیر کو جس نے محصول پارسل غبن کیا تھا عدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے تین ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ خیر سستا چھوٹا۔

اجمیر۔ منشی شمس الدین نقشہ نویس جس نے اپنے بھانجے کا کان کاٹ ڈالا تھا۔ بقول راجپوتانہ گزٹ ماموں بھانجے میں باہمی ہی مصالحت ہوگئی۔ غریب کا کان کٹا سو نفع میں۔

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہے کہ آج کل اجمیر میں گناہ اور بدکاری کی کثرت ہے۔ اگر اس شہر کا یہی حال رہا تو ایک دن صدوم و عمورا کی مانند ضرور اس پر آگ برسے گی۔

کلکتہ میں ایک کمپونڈر پر ایک شخص نے نالش کی ہے کہ اُس نے دوا میں کوئی زہریلی چیز ملا دی جس سے مستغیث کی ۹ سالہ لڑکی مر گئی۔ دوا کی آزمائش ہونے پر اُس میں زہر پایا گیا۔ لیکن کمپونڈر کی بھول تھی۔

لکھنؤ عیش باغ میں ایک شخص ایک تیلی کی لاش قبر سے نکالتا ہوا گرفتار ہو کر ایک سال قید کا سزایاب ہوا۔ سنتے ہیں یہہ شخص جواری تھا اور اُس نے سنا تھا کہ جس کے پاس تیلی کا دل ہوتا ہے اُس کی کبھی ہار نہیں ہوتی۔

جونپور کے سیلاب کا ذکر ہر چہار طرف ہو رہا ہے سنتے ہیں کہ پانی پل کے اوپر آگیا۔ تمام شہر ڈوبا جاتا ہے۔ چہار سو محلے کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہے۔ کچہری وغیرہ بند ہوگئی ہے۔ خداوند رحم کرے۔

گوالیار کی مہارانی صاحبہ نے خبر ہے کہ انتقال کے وقت اپنے پوشیدہ خزانہ کی کنجیاں مہاراجہ صاحب کو دیدی تھیں جس میں سنا جاتا ہے کہ ۲۵ کروڑ روپیہ نقد جمع ہے۔

ریاست کشمیر کے ڈاکخانوں کا سرکاری محکمہ ڈاک کے ساتھ الحاق ہوگیا ہے مگر باقاعدہ دربار کشمیر نومبر یا دسمبر میں اپنے ڈاکخانے بند کر کے سرکاری ڈاکخانوں کو تسلیم کریگا اور کشمیر کے کل ڈاکخانے پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کے ماتحت ہو جائیں گے۔

ہز اکسلنسی حضور وائسرائے کے دورہ میں کوئٹہ میں بھی ایک عظیم الشان دربار ہوگا۔ اس دربار میں خان قلات اور گرد نواح کے تمام خوانین سردار اور نمبردار شامل ہوں گے۔

لاہور میں ایک قمار باز نے افیون کھائی اور کچھ عرصہ کے بعد مر گیا۔ افیون کھانے کا باعث یہہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ قمار بازی میں سب کچھ ہار گیا تھا۔ قمار بازوں کو اس واقعے سے عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

لاہور۔ لوہاری دروازہ ایک مسافر بتلاش روزگار وارد ہو کر ایک واقف کے گھر اترا۔ اُسکی دھوتی کے پلّے پچاس روپے بندھے ہوئے تھے۔ دوست کے دل میں لالچ آیا اور اُسترے سے اُس کا گلا کاٹنا چاہا مگر وہ جاگ اٹھا اور بچ گیا۔

ضلع امرتسر میں بقول رفیع الاخبار ایک ہنگامہ میں ایک لڑکی ماری گئی۔ مقتولہ کے باپ نے کہتے ہیں کہ اُس کو اس غرض سے مار ڈالا کہ حملہ آوروں کو مجرم ٹھہراوے عدالت سے کم بخت باپ کو پھانسی کا حکم ہوا۔

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتابیں - نئی کتابیں - نئی کتابیں

چراغ کلام بر طریق حیات - یہہ ایک نہایت مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لایٹ (Daily Light) کا اردو ترجمہ ہے اس میں صبح و شام کے لئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کیلئے بیبل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کرکے یوم وار ترتیب دیا ہے جو لوگ عبادتی مطالب یا غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنیکے لئے کلام الٰہی کو استعمال کرتے ہیں اُن کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۳۰۰ صفحوں پر اردو اور رومن اردو میں نہایت خوشخط چھاپی گئی اور بہ آسانی کوٹ کی جیب میں رکھہ سکتے ہیں - جلد نرم ہے اور لپٹی جا سکتی ہے رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے قیمت فی جلد در ولایتی چمڑے کی جلد معمولی کپڑے کی - فارسی اردو ولایتی چمڑا - کپڑا ۸ء

بائبل کے مطالعہ کیلئے سہ سالہ کورس - مترجمہ مس سومس صاحبہ یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کیلئے میتھوڈسٹ چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے جلاس میں اپنے رزولیوشن نمبر ۱۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہو کر اردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے - یہہ کتاب بیبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہے علاوہ جداول اور اوراد روزانہ کے رجس کو اس طور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اس کے ابتدا میں طریق مطالعہ کیلئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں جو نہایت مفید و کارآمد ہیں - یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد جدید کے ورد دعائے عشاء کے صبح کے ورد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں ؛

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں - کہ اسے ہر سال بدلنا پڑے بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے - اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ کوئی نیا اردو کی چھوٹی بیبل میں رکھا جا سکے قیمت فی جلد اردو یا رومن اردو ۱ - ار محصول ڈاک - اور پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور سے یا مشتہر سے مقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں ؛

المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور

اِستدعا

بخدمت مسیحی شعرا کی جاتی ہے - کہ اگر وہ طبع آزمائی کر کے غزل مندرجہ ذیل کے اشعار پر تین تین مصرعے بطور گرہ لگا کر ہمارے پاس بھیجیں - تو بخوشی و شکرگذاری اُن کو درج نور افشاں کریں گے - اور جب اس طرح پر چار پانچ خمسہ جات ہم پہنچ جائیں گے - تو ہم اُنہیں بصورت پمفلٹ علیحدہ چھپوا کر شایع کریں گے تاکہ عوام کے لئے فائدہ رساں ہوں ؛ یہہ غزل تو تصنیف ۱۹۰۸ء ۱۲ مارچ کے نور افشاں میں درج گئی تھی اور ہم نے ایک نوٹ بھی ساتھ ہی لکھدیا تھا کہ - اگر مسیحی شعرا اس وزن پر کچھ لکھیں تو ہم اُن کے اشعار بخوشی درج اخبار کریں گے - مگر ایک بھی غزل یا تضمین بطور گرہ کسی نے آج تک نہیں لکھا - لہذا پھر استدعا کی گئی ہے طرح نہایت سہل اور دلپسند معلوم ہوتی ہے - اور اُمید ہے کہ مسیحی شعرا ضرور اسپر طبع آزمائی کریں گے ؛ (اڈیٹر)

غزل

آزار سے گناہ کے ممکن شفا نہ تھی ؛
عیسیٰ کے خوں سوا کوئی اس کی دوا نہ تھی

تھا خوف باز پرس گناہان لاتعد
اندوہ و رنج و یاس کی کچھ انتہا نہ تھی

پھرتے تھے مارے مارے تلاش علاج میں
اس بے حطا دوا کی خبر مطلقا نہ تھی ؛

مثل جہاں عمل پہ تھے نازاں پئے شفا
ہم کو نوید فضل کی پہنچی ندا نہ تھی ؛

تھا آسرا نجات کا اعمال نیک پر ؛
دنیا میں کوئی اس سے زیادہ خطا نہ تھی ؛

حاصل ہوئی صحت مدد روح پاک سے
تقدیر ورنہ اپنی تو ایسی رسا نہ تھی ؛

مہر سپہر فضل و عطا مظہر خدا
اوصاف حق سے طبع بشر آشنا نہ تھی

انسانیت کو فخر ہے ذات مسیح سے ؛
عزت تھی خاک کی مگر اس کی فنا نہ تھی

مُردے کو زندہ کر دیا روحی لک الفدا
دار فنا میں کوئی اُمید بقا نہ تھی

یعقوب کے ستارے سے روشن ہوا جہاں
شمس و قمر میں اُس سے زیادہ ضیا نہ تھی

دُنیا و دیں کی نعمتیں بخشیں جو اے خدا
کیا یہہ دعا مستغفر کی صبح و مسا نہ تھی ؟

لودیانہ

(تعداد پیدایش ۴۷ - تعداد اموات ۴۰ ؛)

پادری - ای - پی نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایڈوائلی کے اہتمام سے چھپا ؛